یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جگہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ ایڈیٹر کا پسند صفت درج ہونگے ۔ اور نا پسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے ۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

پس حمایت مصطفیٰ معظم و اتقن

نمبر ۷ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	للعہ
روسا و جاگیرداران سے ۔ ۔	للعہ
عام خریداران سے ۔ ۔	للعہ
ششماہی	للعہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ	
ششماہی ۳ شلنگ	

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے ۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے ۔

امرتسر ۔ مورخہ ۲۹ ۔ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

آریہ لیڈر کا مصالحانہ لیکچر

پنجابی آریوں کی دونوں پارٹیوں میں دو بزرگ ایسے ہیں ۔ جن کی بابت ہمارا نیک گمان ہے ۔ کہ وہ دل کے نیک ہیں ۔ مذہب کو راہ نجات جانکر پیرو بنے ہوئے ہیں ۔ گو ان کے مخالف ان پر بہت کچھ اظہار خفگی کرتے ہیں ۔ ہمیں خطرہ ہے ۔ کہ وہ لوگ ہمارے ایسا کہنے سے ہم پر بھی خفا ہونگے مگر ہم اپنے دل کی بات کو چھپانا نہیں چاہتے ۔ یہ دونوں بزرگ کون ہیں ۔ ایک لالہ منشی رام جی دوسرے لالہ ہنسراج صاحب ۔ ان دونوں صاحبوں سے ہمارا تقریری مناظرہ بھی ہو چکا ہے ۔ اسلئے ہم شہادت دے سکتے ہیں ۔ کہ بلحاظ متانت اور بلحاظ وجاہت یہ دو صاحب آریہ سماج میں نمونہ ہیں ۔

لاہور کی دونوں سماجوں کے سالانہ جلسے گذشتہ نومبر میں ہوئے تھے ۔ ان دونوں صاحبوں نے اپنی اپنی سماج میں لیکچر دئے جن میں اسلام اور اہل اسلام کا خصوصیت سے ذکر تھا ۔ اس لئے وہ لیکچر ہمارے ریویو کے ذیل میں آسکتے ہیں ۔

لالہ منشی رام جی کا لیکچر مصالحت بین الاقوام پر تھا ۔ مگر جن دلائل اور واقعات سے آپنے اس ضروری مسئلہ کو حل کیا ۔ افسوس ہے ۔ کہ وہ دلایل اور واقعات آپکی تائید کی بجائے تردید کرتے ہیں ۔ (بقول پرکاش) آپنے کہا کہ مذہبی اختلافات کے باوجود بھی ہم سب بھائی بند ہیں ۔ اس لئے ہمیں آپس میں بھائی بندوں کا سا برتاؤ کرنا چاہیئے ۔ جیسے سوامی دیانند کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے

ہم حیران ہیں ۔ کہ سوامی دیانند کی تحریرات ملک میں شایع ہیں ۔ ان میں جس قسم کا برتاؤ دیگر مذاہب کے ساتھ کیا گیا ہے ۔ اوس کا نمونہ کئی ایک دفعہ بذریعہ اہلحدیث ہم دکھا چکے ہیں ۔ کہ کسی مذہب کے بزرگوں کو نہیں چھوڑا گیا ۔ یہاں تک کہ استاد غالب کا شعر تھوڑے سے تصرف کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے ؎

غالب برا نہ مان جو بنڈت برا کہے
ایسا بھی کوئی ہے کہ یا چھا کہے جسے

سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش موجود ہے جسکو ہندوستان کے کل آریہ مستند اور صحیح مانتے ہیں اوس میں ایک ایک قوم کی تردید کا ایک ایک باب ہے ۔ تردید کی تو کوئی شکایت نہیں ۔ شکایت ہے ۔ تو اون وزن دار گالیوں کی ہے ۔ جو سوامی جی کے بے شگاف قلم سے نکلی ہوئی شگاف ڈالتی ہونگی ۔

چونکہ ہم اون گالیوں اور دل آزاریوں کی مکمل فہرست مکرر سہ کرر شایع کر چکے ہیں ۔ اس لئے اوس ساری کو نقل کرنا نہیں چاہتے ۔ صرف ایک

ahmadimuslim.de

دو مثالیں دکھاتے ہیں۔ جو مفصل دیکھنا چاہے وہ ہماری کتاب تغلیب الاسلام اور سوامی کا علم دیکھے۔

(مثال ۱) کیسے موذی پیغمبر ہیں۔ کہ خدا سے دوسروں کے لئے دگنا عذاب دینے کی دعا مانگتے ہیں۔

(ستیارتھ اردو طبع اول صفحہ ۔۔)

(۲) محمد صاحب سب پر غالب ہوتے۔ تو سب سے زیادہ عالم اور نیک چلن کیوں نہ ہوتے

(صفحہ ۲۱۔۔)

یہ دو مثالیں درحقیقت دریا کو سوئی کے ناکے میں دکھانے کی مثال ہیں۔ ورنہ سوامی دیانند نے تو کسی قوم کے بزرگوں کو نہیں چھوڑا۔ بالکل سچ ہے ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

پھر ہم نہیں سمجھتے۔ کہ لالہ منشی رام جی نے آریوں کو دل آزاری چھوڑ کر مصالحت کرنے کی ہدایت کی ہے یا در پردہ اتباع سنت سوامی کی تاکید فرما کر آگ برسانے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس کا جواب واقعات صحیح دے سکتے ہیں۔

لالہ صاحب نے آریہ دھرم کو آشتی کا مذہب ظاہر کرنے کے لئے موجودہ جنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جس وقت دنیا میں خیالی دھرم کی بجائے عملی دھرم تھا۔ اس وقت ایک رشی پتر سنیاسی لڑنے والوں سے کہتا ہے۔ کہ جنگ بند کر دو ایک بھی کشتری آگے نہیں بڑھتا۔ تلواریں میانوں میں چلی جاتی ہیں۔"

یہ ہدایت جیسی معقول ہے ہمارے خیال میں بغرض ہدایت فرضی ہے۔ ورنہ ویدوں میں تو ہم کو یہ ہدایت ملتی ہے جس کو سوامی دیانند نے خود پیش کیا۔

"اے دشمنوں کے مارنے والے اصول جنگ میں ماہر بے خوف و ہراس۔ پُر جاہ و جلال عزیزو اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو۔ اور بد کردار دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سرانجام کرو۔ تم نے پہلے میدان میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔ تاکہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو"

(رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۳۳)

وید بھگوان کی اس ہدایت کو مد نظر رکھ کر کوئی آریہ کہہ سکتا ہے؟ کہ آریہ دھرم میں جنگ کی ہدایت نہیں۔ پھر اس قسم کی لفظی مصالحت سے کیا فائدہ؟

لالہ صاحب نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ جو لوگ گورو نانک جی اور دیگر سکھ گوروں کی ہتک کرتے ہیں۔ وہ آریہ سماج کی کوئی خدمت نہیں کرتے ہم بھی اس رائے کی تائید کرتے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ ایسا کرنے کی بنیاد کس نے رکھی۔ سوامی جی کی ستیارتھ موجود ہے جنہوں نے گرو نانک جی کا ذکر بڑے شاندار الفاظ میں کیا ہے جس کو ہم نقل کرنا نہیں چاہتے۔ ہاں صرف اتنا سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج نے جو کچھ برتاؤ دیگر مذاہب سے کیا ہے۔ یا کرتی ہے۔ یہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں بلکہ بحکم ؎

مریداں رو بسوئے صلح چوں آیم چو
روبسوئے فتنہ و پیکار دارد پیر ما

درحقیقت سوامی دیانند جی کی پوری پیروی ہے

ہاں لالہ صاحب نے یہ خوب فرمایا۔

"میں مانتا ہوں۔ کہ آریہ لوگ بہت کچھ صبر کرتے ہیں"

اس فقرے نے جس قدر ہم کو متعجب کیا کسی نے نہیں کیا۔ آریہ اور صبر؟ آج تک دنیا بھر کی کسی تحریر یا تقریر میں یہ دو لفظ جمع نہ ہوئے ہوں گے ؎

ضدان مفترقان ای تفرق

لالہ صاحب نے لاہور کے مسلمانوں کا جنہوں نے آریہ سماج کے جلسے نگر کیرتن (شہر گردی) میں رکاوٹ پیدا نہ کی۔ بلکہ امداد دی۔ بہت مسرت سے شکریہ ادا کیا۔ ہم بھی اس میں لالہ صاحب کا ساتھ دیتے ہیں۔

لالہ صاحب نے ان مسلمانوں کے حق میں جو تعزیوں کے ماتم میں مشغول تھے۔ کہا۔ کہ وہ اپنے دینی فرائض میں تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لالہ صاحب کو اسلامی لٹریچر سے کچھ معقول واقفی نہیں۔ ورنہ وہ ایسے مخالف اسلام کاموں کو اسلامی فرائض نہ فرماتے۔

ہم دیکھتے اور سنتے ہیں۔ کہ لالہ منشی رام جی اور لالہ ہنسراج جی کچھ دنوں سے اسلام اور اہل اسلام کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہم بھی اس پیشقدمی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہتے ہیں ؎

کون کہتا تھا کہ تم ہم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

قادیانی مشن
الحق کی غلط بیانی

ناظرین اہلحدیث ہمارے دوست منشی قاسم علی صدی اڈیٹر الحق کو جانتے ہوں گے۔ جنہوں نے لودہانہ میں بطور انعام کے ہم کو سو روپیہ مرحمت فرمایا تھا جب سے اس فیصلہ حقہ کے مطابق آپ پر ڈگری ہوئی تھی۔ آپ نے اہلحدیث کے کسی مضمون کا جواب نہ دیا تھا۔ مگر اخبار الحق مورخہ ۲۳ نومبر میں آپنے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ ہم اہلحدیث کا جواب دیتے رہے۔ اور کس خوبی اور کس نیت سے دیتے رہے ہیں۔ اس کا ذکر انہی کے الفاظ میں نقل ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

"ہم نے ابتک جس طریق پر الحق کو چلایا اس

سے ناظرین نے اندازہ لگا لیا ہوگا۔ کہ ایک ہم نے ایک دفعہ سے زیادہ تغیر اپنی پالیسی میں کیا ہے۔ اور یہ تغیر جب کبھی کیا گیا خلیفہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کو مدنظر رکھ کر کیا گیا۔

ایک وہ وقت تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے برخلاف ہم نے اس پرچہ کو وقف کر رکھا تھا۔ اور تمام کوشش یا اکثر حصہ ہماری کوششوں کا اس امر میں صرف ہوتا تھا۔ کہ ان کے اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا جاوے۔ سو خدا کے فضل سے وہ کام پورا ہو گیا۔ مگر صرف ایک قسم کے مضامین لکھنے اور ایک ہی شخص کے گلے کا ہار ہونے سے اخبار کی ہر دلعزیزی اور اس کے وسیع فائدے کم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جب ہم کو حضرت خلیفۃ المسیح اول کا یہ حکم ملا۔ کہ بجائے ایک فرد واحد کے ساتھ جنگ کرنے کے الحق کے مضامین کا دائرہ اور وسیع کیا جاوے۔ اور بجائے مولوی ثناء اللہ صاحب کو نشانہ بنانے کے عام مخالفین اسلام کے جواب اور خود اسلام اور احمدیت کی خوبیاں اپنے پرچہ میں لکھا کریں۔ تو فی الفور ہم نے اس حکم کو سر آنکھوں پر رکھا۔ اور وہ پرچہ جو ایک ہفتہ میں ایک خاص رنگ اپنے اندر رکھتا تھا۔ دوسرے ہفتہ میں وہی دوسری آن بان کے ساتھ شایع ہوا۔ ایسا ہی معاملہ اس وقت پیش آیا ہے۔ اخبار پیغام صلح اور ہمارے لاہور کے معزز مخالفین کی طرف سے جو جو باتیں ہمارے مقابل میں معترضانہ رنگ میں پیش کی جاتی تھیں۔ اُن کا ترکی بہ ترکی جواب شایع کرنا ہم نے اپنا فرض سمجھ کر اخبار کے کل کے کل صفحات انہی تنازعات کے لئے وقف کر رکھے تھے۔ اور ابھی ہمارے پاس اس سلسلہ کو لمبا کرنے کا بہت بڑا ذخیرہ تھا۔ کہ اتنے میں حضرت خلیفہ ثانی کی طرف سے ہمارے نام ایک ہدایت نامہ صادر ہوا۔ کہ ان کے نزدیک کسی قسم کی سختی مناسب نہیں۔ اور آئندہ ان تنازعات کے بارہ میں خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے۔ پس اس اطاعت کے بموجب جو ہم پر اولی الامر کی فرض ہے۔ ہم آج سے اپنے نفس کی خواہشات کو ترک اور اپنی محنت کو بالکل تلف کر کے ایک نئی زندگی کا پہلو اپنے اخبار کے لئے اختیار کرتے ہیں۔

(الحق ۱۳ نومبر)

اہلحدیث۔ اس بیان میں اگر کوئی صداقت ہے تو ایڈیٹر الحق مہربانی کر کے ان مضامین کی فہرست شایع کرے۔ جو بعد مباحثہ اہلحدیث میں نکلے۔ اور انکا جواب الحق نے دیا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ الحق نے ہمارے مضامین کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔ یہ محض لفاظی ہے جیسی کہ مرزا صاحب قادیانی کہا کرتے تھے۔ کہ ہم نے سب مخالفوں کے جوابات دیکر منہ بند کر دئے۔ اب آئندہ کو ضرورت نہیں۔ اب ہم کفار کی طرف متوجہ ہونگے۔ وغیرہ۔ مگر واقعات بتلا سکتے ہیں۔ کہ اس دعوے کا ثبوت بجز الفاظ کے اور کچھ نہیں

اظہار مسرت } لودہانہ کے مباحثہ میں شکست کھا کر منشی قاسم علی اور اون کے احباب نے یہ مشہور کرنا شروع کیا تھا۔ کہ یہ مباحثہ منشی صاحب کی ذات خاص سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا اثر تمام قوم پر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں ہمارے امیر (حکیم نور الدین صاحب) کی اجازت شامل نہیں۔ مگر الحق کے مندرجہ بالا اقتباس سے صاف ثابت ہے۔ کہ منشی قاسم علی صاحب کبھی کوئی کام جو مذہب کی حمایت سے متعلق ہو۔ بلا مرضی اور بغیر حکم خلیفہ کے نہیں کیا۔ نہ اب کرتے ہیں۔ جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ لودہانہ کا مباحثہ اور اوس کی شکست کا اثر مرزا صاحب کے تمام مریدوں پر ہونا چاہئے

چالنس } مرزائی جماعت کی تسکین کی خاطر ہم ایک موقع اور بھی دے سکتے ہیں۔ چونکہ وہ بقول الحق خانگی جنگ سے فارغ ہو چکے ہیں اس لئے اوسی مسئلہ پر پھر ایک دفعہ طبع آزمائی کو لیں ہم طیار ہیں۔ انعام وغیرہ و شرائط کی بابت پہلے طے کریں

جنگ یورپ میں السلام علیکم

اسلام نے جیسا دعوے کیا ہے۔ کہ دنیا کے سب لوگ خدا کی مخلوق ہونے کی حیثیت سے برابر ہیں۔ تعلیم بھی ایسی دی ہے جس سے اُن کا باہمی رابطہ معلوم ہو۔ دو آدمیوں میں ملاقات کے وقت سب سے پہلے جو لفظ بولا جاتا ہے وہ اون کے مذہب پر دلالت کرتا ہے۔ اسلام نے بوقت ملاقات جو لفظ مقرر کیا ہے وہ السلام علیکم ہے۔ جب دو مسلمان ملکر ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ تو اس لفظ کا حظ اور لطف وہی جانتے ہیں۔ جن کو کبھی دشت غربت میں اس کے سننے کا موقع ملا ہوگا۔

ولائت کا مشہور اخبار "مانچسٹر گارڈین" لکھتا ہے۔ کہ میدان جنگ میں فرانس کی فوج میں مراکو کے "مور" اور ہندوستان کے **پٹھان** جب ایک دوسرے سے ملاقی ہوئے۔ تو ایک دوسرے کی زبان سے بالکل ناواقف تھا۔ مگر جونہی ایک طرف سے "السلام علیکم" کی آواز اور دوسری طرف سے "وعلیکم السلام" سے جواب سنا تو دونوں جماعتیں بہت خوش ہوئیں۔ لطف یہ کہ سوائے اس لفظ السلام علیکم کے کوئی بھی کسی کی زبان نہیں سمجھتا تھا۔ اس ایک لفظ میں کیا تاثیر تھی۔ کہ دونوں فوجوں کو اس نے زنجیر کی طرح باندھ دیا۔

آہ اسلام! تیری ہر ایک بات میں ملاپ کے اصول مدنظر ہیں۔ سلام ایک ہے۔ کلمہ ایک ہے نماز ایک ہے۔ کعبہ ایک ہے۔ قرآن ایک ہے

ahmadiyyamuslim.de

[illegible] ۱۸ دسمبر [illegible]

روزہ ایک ہے۔ ان سب یکجائیوں پر حکم ہے۔ المومنون کالبنیان یشد بعضہ بعضا مسلمان ایک دیوار کی طرح ہیں۔ جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامتی ہے

آہ! ہم نے ان سب یکتائیوں اور یکجہتیوں پر کہاں تک عمل کیا۔ اس کا جواب وہ علمار کرام اچھا دے سکتے ہیں۔ جن کا اصول ہے ؎

ہم اور غیر دونوں یکجا ہم نہ ہونگے
ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

حدیث شریف میں ہے۔ المسلمون کرجل واحد تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں۔ کیا معنے؟ ان اشتکی راسہ اشتکی کلہ ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ

ایک انسان کا اگر سر دکھے تو سارا انسان دکھتا ہے۔ اگر اس کی آنکھ دکھے۔ تو سارا دکھتا ہے مطلب یہ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے سارے دکھ درد میں شریک ہونا چاہئے۔ یہی معنے ہیں ؎

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اخباری احتساب

گورنمنٹ پنجاب کا خیال ہے۔ کہ لاہور میں ایک محکمہ احتساب (سنسر) قایم کیا جاوے۔ جو اخباروں کے مضامین دیکھکر چھپنے کی اجازت دے۔ پیسہ اخبار نے پہلے مخالفت کی تھی مگر بعد حکم ؎

بہ باید گفت اینک ماہ و پروین

تائید بھی کر دی۔ اور اخبارات ابھی تک کشمکش و پیچ میں ہیں۔

اہلحدیث ایک مذہبی اخبار ہے۔ اس قسم کے معاملات میں رائے دینے سے ہمیشہ پرہیز کرتا رہا ہے۔ لیکن چونکہ اس احتساب میں ایک فائدہ بھی نظر آتا ہے۔ اس لئے اہلحدیث بھی بڑے زور سے اس محکمہ احتساب کی تائید کرتا ہے۔ بشرطیکہ وہ فائدہ حاصل ہو سکے

فائدہ یہ ہے۔ کہ جب گورنمنٹ کا احتساب اخبار کے مضامین کو پاس کر چکے گا۔ تو آئے دن کی ضمانتوں سے نجات حاصل ہوگی۔ کیونکہ جس اخبار کے مضامین یہ محکمہ پاس کر دیگا۔ اس اخبار کو کسی قسم کا قانونی خطرہ نہ رہے گا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

لیکن اگر یہ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ تو کہا جائیگا ؎

پڑھی نماز جنازے کی میری غیروں نے
مرے تھے جن کے لئے وہ رہے وضو کرتے

ایسے مسلمانوں کی ضرورت نہیں

حدیث شریف میں آیا ہے۔ الناس کالمائتہ الابل لا تجد بہا راحلتہ۔ جسکا مطلب کسی بزرگ نے فارسی شعر میں ادا کیا ہے۔ جو کسی قدر ترمیم کے ساتھ یہ ہے ؎

آنچہ بر جستیم و کم دیدیم و بسیار است و نیست
نیست جز مسلم در عالم گر بسیار است و نیست

یعنی باوجود کروڑوں کی تعداد کے مسلمانوں کا شمار بہت کم ہے۔

آج کل کسی خان بہادر قاضی عزیز الدین نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جسکا نام ہے "ترکی حماقت"۔ اس رسالہ میں ترکوں کی حماقت ثابت کرتے ہوئے قاضی صاحب نے یہ بھی لکھدیا ہے۔

"گورنمنٹ کا مقامات مقدسہ واقع عرب پر قبضہ کر لینا مناسب ہوگا۔"

اتنے ہی بیان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ قاضی صاحب بھی جونپوری قاضی کے بھائی بندوں میں ہیں۔ جن کو پولیٹیکل معاملات میں بہانتک دسترس ہے جسکا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ

"بازی بازی بار یش بابا بازی"

گورنمنٹ خود تو یہ اعلان کرے۔ کہ ہم اتحادی دول نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ پر جنگی کارروائی نہ کی جائے گی۔ مگر قاضی صاحب یہ رائے دیں۔ جس کو ایک واقف حال اور مشکلات کے لحاظ سے جو ایسے وہم میں پیش آنے والی ہیں۔ تصور کرکے بھی کانپ جائے خدا بھلا کرے۔ آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب کا جنہوں نے صوبہ متحدہ (اودھ و الہ آباد) کی کونسل میں اس کتاب کی ضبطی کے متعلق سوال بھیجے ہیں۔ تاکہ ملک میں بد امنی نہ پیدا ہو۔

تاریخی واقعہ ہے۔ کہ خلیفہ مہدی (والد ہارون الرشید) کو کبوتر بازی کا شوق تھا۔ ایک خوشامدی مولوی نے حدیث بنائی۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کبوتر بازی میں گناہ نہیں۔ مہدی چونکہ خود عالم تھا۔ اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ میری وجہ سے جھوٹی حدیث بنائی گئی ہے۔ اس ڈر میں فوراً حکم دیا۔ کہ سب کبوتر ذبح کر دئے جائیں

اسی طرح گورنمنٹ سے بھی توقع ہے۔ کہ ایسے دلشکن اور فتنہ پرداز رسالہ کو نہ صرف ضبط فرماویگی بلکہ مصنف صاحب کو فہمائش ہوگی۔ کہ ہن نازک زمانہ میں آپ اپنے قلم کو تکلیف نہ دیا کریں۔ کیونکہ آپکی ہمدردی اس سے کم نہیں۔ کہ شیخ سعدی مرحوم کا شعر اسپر چسپاں کیا جائے ؎

ترا اژدہا گر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

مجلس مباحثہ

ستمبر ۱۹۱۰ء سے میرا خط اکھیڑوں میں نقد تھا۔ اب ستمبر ۱۹۱۲ء میں مجھے بابو بیکے کار ورت صاحب شاستری کی معرفت پنڈت موہن کشن و پنڈت شنکرناتھ صاحبان سناتن دھرم نے مذہبی بحث کا زبانی چیلنج دیا ہے چونکہ میں بوڑھا ہوں کمزور ہوں اور ہمارے ہاں کے مسلمان صلح پسند ہیں بحث کی طرف متوجہ نہیں اسواسطے میں جواب دعوٰی میں مباحثہ کرنے سے مجبور ہوں آپ شیر اسلام ہیں اگر پنجاب میں کوئی صاحب کوئی جگہ تجویز کر دیں تو مباحثہ ہو جاوے اور دونوں کے بخارات نکل جاویں

آپ میرے اس خط کو بلا کم و کاست چھاپدیں شاید ناظرین سے کوئی صاحب جگہ تجویز کر دے خط و کتابت کا پتہ

[illegible handwritten marginal note]

ahmadimuslim.de

المسائل والوسائل

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

ناظرین اہلحدیث - السلام علیکم -

گرچہ دیر آمدم خیر آمدم شد

جن دنوں خاکسار رنگون کو گیا تھا - مسودہ مضمون المسائل والوسائل بالتمام لکھکر گیا تھا - اور خیال میں یہی تھا - کہ سارا مسودہ دفتر اہلحدیث میں بھیج چکا ہوں - جب یورپ میں جنگ عام چھڑ گئی - اور اخباروں کا رُخ اسی طرف ہو گیا - اور اپنا مضمون المسائل والوسائل نظر نہ پڑا - تو خیال گذرا - کہ شائد ہوائے زمانہ سے وہ مضمون معرض التوا میں رکھا گیا ہے - آخر جب اخبار کے متعدد نمبر اس مضمون کے بغیر نکلے - تو حیران ہوا - کہ شاید مولانا مولوی صاحب سے مضمون گم ہو گیا ہو گا - کئی ایک دوست جو اس مضمون کے دیکھنے کے مشتاق تھے - سوال کرتے لیکن خاکسار یہی جواب دیتا - کہ میں تو سارا مضمون تیار کر کے اور مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجکر گھر سے روانہ ہوا تھا - معلوم نہیں کیوں نہیں چھپتا لیکن سبحان من لا یضل ولا ینسیٰ - کہ اگلے روز کاغذات کی پڑتال کرتے کرتے اتفاقاً بقیہ مضمون کا کاغذ نظر پڑ گیا - شکر بھی کیا اور تاسف بھی کیا - کہ میں تو یہی سمجھ رہا تھا - کہ مضمون مولوی صاحب سے گم ہو گیا ہو گا - لیکن وہ اپنے پاس سے نکلا - سو اب بقیہ مضمون دفتر اہلحدیث میں آپ صاحبوں کے دیکھنے کے لئے بھیجتا ہوں - والدعا لہادی -

کچھ اپنی بابت

میں خود جب رنگون سے آیا ہوں - مولوی صاحب[1] کی دعا کی برکت سے نقل و حرکت سے ناچار رہا ہوں - اب خدا کے احسان سے اچھا ہوں - چنانچہ اس مضمون کا بھیجنا پہلا کام ہے - انشاءاللہ اس کے بعد اور مضامین بھی بھیجتا رہوں گا - امید ہے - مولوی صاحب نے لکھ دیا ہے - کہ ہم نے اپنی دعاء واپس لے لی ہے شاید اسی سبب سے اچھا بھی ہو گیا ہوں

(خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

یہ ایک اجمالی کلام ہے - جس کی شرح یا شان نزول جب تک نہ ہو - سمجھا نہیں جا سکتا - خطرہ ہے کوئی صاحب یہ سمجھیں کہ میں نے مولوی ابراہیم صاحب (مصنف تاریخ اہلحدیث) کے حق میں بد دعا کی ہو گی اصل بات یہ ہے - کہ آپ جب رنگون گئے - تو وہاں کی آب و ہوا سے یا وہاں کے کسی خارشی دوست کی صحبت سے اُن کو خارش کا عارضہ ہوا - اور اسی خارش نے تنگ کیا - تو ادھر کا رُخ کیا - چونکہ احباب اہلحدیث تاریخ اہلحدیث کی تکمیل کے لئے بے صبر ہو رہے ہیں - اب کی دفعہ شعبان میں جب مولوی صاحب رنگون جاتے ہوئے امرتسر کے اسٹیشن پر ملے - تو میں نے پوچھ کب آؤ گے - آپ نے کہا - دیکھیں - یہ سنکر بے ساختہ میرے مونہہ سے نکلا - خدا کرے آپکو خارش ہو - تو جلدی آئیں دل میں یہ تھا کہ آکر کار مفوضہ کو انجام دیں -

امید ہے ناظرین اہلحدیث اس وقت میری یہ دعا سنتے - تو بلحاظ اس اہم کام کے سب آمین کہتے - لیکن یہ خیال نہ تھا کہ دعا کا ایسا اثر ہو گا - کہ مہینوں تک تکلیف رہیگی جب یہ تکلیف زیادہ بڑھ گئی - تو میں مع اپنے مکرم دوست منشی برکت علی صاحب معروف اعلیحضرت لودہانوی آپکی عیادت کو سیالکوٹ پہنچا - دیکھا تو کسی قدر تکلیف تھی - اس کے بعد پھر کئی دنوں تک اطلاع نہ آئی - تو میں نے لکھا - کہ ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی نے ہوشیارپور والے مرحوم رئیس کو لکھا تھا - کہ میں نے جو آپ کے حق میں نیک دعا کی تھی - جس کے اثر سے آپ فلاں تکلیف سے بچ گئے تھے اس کی تصدیق لکھ بھیجو - ورنہ میں اس دعا کو واپس لے لوں گا -

میں بھی اپنی دعا خارش کو واپس لیتا ہوں اور دعا خیر کرتا ہوں - کہ خدا آپ کو صحت بخشے (بشرطیکہ تکمیل تاریخ سے پہلے پھر رنگون نہ جائیں)

ناظرین! آپ بھی میری اس دعا اور شرط میں مجھ سے متفق ہیں؟ - ضرور ہونگے یہ ہے اس اجمال کی تفصیل جس کی طرف مولوی صاحب نے اجمالی اشارہ کیا ہے اب اصل مضمون سنئے - (اڈیٹر)

سوال نمبر ۸ - کلام اللہ میں جو معجزے نبیوں سے صادر ہوئے ہیں - ان کو آپ حقیقت مانتے ہیں یا مجاز پر حمل کرتے ہیں - جیسے ابراہیم علیہ السلام سے جانوروں کا بُلانا - اور داؤد علیہ السلام سے لوہے کا موم ہونا - اور عیسےٰ علیہ السلام سے مردوں کا زندہ ہونا -

الجواب - معجزات کیا قرآنیہ اور کیا حدیثیہ سب حقیقی ہوتے ہیں - جب تک حقیقتاً قلب ماہیت نہ ہو - معجزہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ ہاں کسی خاص امر کے معجزہ ہونے یا معجزہ نہ ہونے میں اختلاف ہو سکتا ہے - سو اس کی بناء اس بات پر نہیں ہے - کہ فریق ثانی مطلقاً امر معجزہ سے منکر ہے - بلکہ اس خاص امر کی صورت اعجازی کے ثبوت میں اختلاف ہوتا ہے - سو اس کا کوئی حرج نہیں[2]

طیور ابراہیم علیہ السلام کی نسبت خاکسار کی تحقیق یہی ہے - کہ وہ حقیقتہً زندہ کر کے دکھائے گئے تھے - لیکن قرآن شریف کے الفاظ میں اس کا فیصلہ قطعی نہیں - فہم و استنباط و استدلال کے دخل سے خالی نہیں - اس لئے فریق ثانی اگر یہ کہے - کہ زندہ جانوروں کو بلا کر سمجھایا گیا تھا - کہ جس طرح یہ جانور تم سے مانوس ہو کر تمہارے بلانے سے دوڑے چلے آئے ہیں - اسی طرح مردے ہمارے حکم سے جی اٹھیں گے - تو یہ بعید نہیں - کیونکہ محسوسات سے معقولات کی تفہیم قرآن و حدیث میں بکثرت وارد ہے - چنانچہ صحیح بخاری شریف میں آنحضرت

[1] دفتر نے بد دیانتی نہ کر لیا - اسی لئے تو فہم رسائی کی حاجت نہیں (اہلحدیث)

[2] حاشیہ بصفحہ کالم اول دیکھو

میرا جواب - اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ [illegible]

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی سوال کیف یاتیک الوحی کے جواب میں فرمایا تھا۔ کہ احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس۔ تو یہ گھنگرو کی آواز سے تشبیہ محض تفہیم کے لئے تھی کہ سائل اس سے آشنا تھا۔ ورنہ وحی کی حقیقت دیگر ہے۔

اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ سوال کیف تحیی الموتی کے جواب میں ایسی معروف صورت بتلائی جاوے جس سے سائل معتاد ہے کیونکہ استعمال فہن کا فائدہ اس سے بھی ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کیلئے صرف فَصُرْهُنَّ اِلَیْکَ وارد ہے۔ جس کی دو قرأتیں ہیں اول بضم صاد جو معروف و متواتر ہے۔ اور اس کے معنے مائل کرنے اور سدھانے کے ہیں۔ دوسری بکسر صاد جس کے معنے قطع کرنے کے ہیں۔ تفسیر معالم میں جس نے صرف سدھانا مراد لیا۔ اس نے قرأت متواترہ کی بنا پر کہا۔ اور جس نے قطع کرنا وغیرہ مراد لیا اس نے دوسری قرأت کی بنا پر کہا۔ لہذا کسی فریق پر الزام نہیں۔ تفسیر جلالین میں بھی اس کے معنے املھن لکھے ہیں۔ اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی یہ ترجمہ کیا ہے۔ "پس ہلا ان کو"۔ قرأت متواترہ کے رو سے استدلالی طور پر سمجھایا گیا اور دوسری قرأت کے رو سے عیانی طور پر دکھایا گیا۔ واللہ علی کل شیء قدیر۔

ہاں اگر یہ امر حدیث میں علی التعیین وارد ہو جاتا تو کوئی گنجائش باقی نہ رہتی۔ لیکن کوئی حدیث مرفوع اس باب میں ثابت نہیں ہوئی۔ اور جو امور قرآن و حدیث میں منطوق نہ ہوں۔ اور علماء کے فہم و استنباط وغیرہ کے نتائج ہوں۔ یا ان کی بنا غیر مرفوع روایات پر ہو۔ ان میں علماء مختلف ہو جائیں۔ تو ایک دوسرے پر الزام نہیں آ سکتا جیسا کہ حجۃ اللہ کی عبارت میں سوال نمبر ۷ کے جواب میں گزر چکا۔ فتدبر۔

اسی طرح داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کا موم ہو جانا۔ قرآن مجید میں مذکور نہیں صرف اَلَنّا کا لفظ ہے۔ جس کے معنے نرم کرنے کے ہیں اور نہ حدیث مرفوع میں مذکور ہے۔ لہذا فریق ثانی کا صورت مجازی سے انکار اس وجہ سے نہیں کہ وہ ایک پیغمبر برحق کے ہاتھ میں معجزہ سے لوہے کا موم ہونا ممکن نہیں جانتا بلکہ اس وجہ سے ہے۔ کہ اس کا ثبوت قرآن و حدیث میں نہیں پایا گیا اگرچہ خاکسار کی تحقیق میں اس لوہے کا نرم ہونا بھی مجازی صورت میں تھا۔ لیکن چونکہ اس کی بنا بھی استدلال و رعایت قواعد و اصول پر ہے۔ لہذا منطوق نہ ہونے کے سبب دوسرے فریق کو الزام نہیں دے سکتا۔

باقی رہے معجزات عیسویہ وہ تو سب کے سب حقیقی ہیں۔ ان میں تاویل کی گنجائش نہیں۔ نہ نقلاً نہ عقلاً۔ کیونکہ وہ سب ثبوت رسالت میں پیش کئے گئے ہیں۔ اور ثبوت رسالت میں بعد از دعوے رسالت وہ امر پیش ہو سکتا ہے جس سے دوسرے پر حجت پوری ہو سکے۔ اور ماسوا رسول کے دوسرے میں موجود نہ ہو۔ اور ظاہر ہے کہ یہ سب امر مجازی صورت میں انبیاء وغیر انبیاء میں برابر پائے جاتے ہیں۔ پس ان کی سوا حقیقت کے اور کوئی صورت جائز نہیں۔

سوال نمبر ۹

(ا) نقل مطابق عقل ہے یا عقل موافق نقل یا کہیں خلاف اور کہیں موافق۔

الجواب۔ نقل صحیح (منطوق آیت قرآنی و حدیث مرفوع) اور عقل سلیم میں تعارض نہیں ہو سکتا جیسا کہ سابقاً سوال نمبر ۳ کے جواب میں امام ابن تیمیہ رحمہ کی کتاب منہاج السنۃ۔ کے حوالہ سے گذر چکا ہاں شرعیات میں کسی امر زیر بحث کا شارع علیہ السلام سے ثبوت ضروری ہے۔ جب ثابت ہو گیا تو بس وہ بالکل موافق و مطابق معقول ہے۔ اگر کسی کی سمجھ میں نہ آئے۔ تو اس کی سمجھ کا قصور ہے۔ لیکن اگر نقل اور عقل میں تعارض ایسے امر میں ہے۔ کہ ایک طرف دلیل ظنی ہے۔ یا نقل صحیح نہیں۔ یا عقل سلیم نادار ہے۔ تو بہر حال فیصلہ یقینی کی طرف ہو گا۔ خواہ وہ نقلی ہو خواہ عقلی۔ امام ابن قیم رحمہ نے بھی اس امر کو اعلام الموقعین میں بہ بسط تمام ذکر کیا ہے۔ کہ شریعت میں ایسا کوئی امر نہیں۔ جو خلاف عقل یا قیاس ہو۔ اگر کسی کو مخالفت نظر آئے۔ تو ضرور ہے کہ یا تو وہ روایت ثابت نہیں۔ یا وہ امر شریعت میں منطوق نہیں۔ اور کسی آدمی نے خود سمجھ لیا ہے۔ یا اس شخص کی عقل ناقص ہے۔ اور قیاس فاسد ہے۔

آخری سوال نمبر ۱۰

استویٰ علی العرش میں اہلسنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے۔ اور معتزلی کا کیا؟

الجواب۔ اس امر میں اہل سنت کے دو فریق ہیں مفوضین و ماولین۔ خاکسار کا مسلک تفویض کا ہے۔ حضرت شاہ صاحب حجۃ اللہ میں غیر

؏ کیونکہ جو لوگ امر معجزہ کے سرے سے منکر ہیں وہ کسی معجزہ کو بھی نہیں مانتے اور ان کے انکار کی بنا اس بات پر ہے کہ کوئی شے بغیر علت کے موجود نہیں ہو سکتی۔ اور علت تامہ بشرائطہا موجود ہو تو معلول کا تخلف نہیں ہو سکتا لیکن ہمارے نزدیک علت و معلول کا سلسلہ سب کچھ خدائے قادر کے ہاتھ میں ہے۔ وہی علت بناتا ہے وہی معلول کو موجود کرتا ہے۔ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ لا موثر الا اللہ الصمد

ہر چیز اس کے کلمۂ کن کے ماتحت ہے
کسی موجود سے ایجاد کرنا نام رکھتا ہے
مگر لوح عدم پر نقش کرنا کام رکھتا ہے
منہ

؎ جس کی تفصیل کتب عقاید میں موجود ہے ۱۲ منہ

× میرا اعتقاد بھی یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنی ذات اور صفات کو جانتا ہے۔ یہی معنے تفویض کے ہیں۔ بزرگوں کی مناظرہ میں جہاں پر مخالف کو تسلی تفویض کافی نہیں ہوتی۔ اور دوسرا مسلک (تاویل) بھی اہل علم بلکہ بعض محدثین سے منقول ہے اس لئے وہاں تاویل کیا کرتا ہوں۔ اس فرق کو جو لوگ نہیں جانتے۔ وہ مجھ پر ناراضگی کا اظہار

کی قسم میں فرماتے ہیں۔

واتفقوا علی اثبات الاستواء علی العرش والوجه والضحك علی الجملة ثم اختلفوا فقال قوم انما المراد معان مناسبة فالاستواء هو الاستيلاء

علماء نے اثبات استواء علی العرش پر اور وجہ اور ضحک پر اجمالاً تو اتفاق کیا ہے۔ لیکن تفسیر میں مختلف ہوئے۔ کسی نے کہا۔ کہ ان ظاہر کے سواء ان کے مناسب معانی مراد ہیں۔ پس استواء سے مراد استیلاء (غلبہ) ہے اور وجہ سے مراد ذات ہے۔ اور بعض نے تو

والوجه الذات وطواها قوم علی غيرها وقالوا لاندری ما ذا اريد بهذه الكلمات وهذا القسم ليست [illegible] ترفع احدی الفرقتين علی صاحبتها بانها علی السنة (ص[illegible] مطبوعہ مصر)

بحالِ خود غیر منکشف چھوڑ دیا۔ اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ان کلمات سے کیا مراد ہے۔ اس قسم (غیر منطوق) کی نسبت میں کسی فریق کو دوسرے پر ٹھیک طور پر ترجیح نہیں دے سکتا کہ فلاں گروہ اس امر میں سنت پر ہے۔

اسی طرح کتاب الاسماء والصفات میں امام بیہقی استاد ابو منصور سے نقل کرتے ہیں

وفيما كتب الی الاستاذ ابو منصور بن ابی ايوب ان كثيرا من متاخری اصحابنا ذهبوا الی ان الاستواء هو القهر والغلبة ومعناه ان الرحمن غلب العرش (دیکھو صفحہ ۲۹۲)

کہ انہوں نے جو تحریر میری طرف لکھی۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ ہمارے متاخرین اصحاب میں سے بہت سے اس طرف گئے ہیں۔ کہ استواء سے مراد غلبہ ہے۔ اور اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ رحمن نے عرش پر تصرف کیا اور اسپر اپنا حکم چلایا۔

باقی رہا سائل صاحب کا یہ سوال کہ اس امر میں معتزلہ کا کیا عقیدہ ہے۔ سو اس کی نسبت معروض ہے کہ ہر شخص اپنے عقیدے کو خوب بیان کر سکتا ہے۔ دوسرے کو اسے کیا پڑی ہے۔ اس لئے کسی معتزلی سے دریافت کریں۔ ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم

علم کلام میں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا ہے کہ منطوق و غیر منطوق امور میں فرق نہ کرکے علماء کے فہم و استنباط کی بناء پر بھی مذاہب مدون ہو گئے۔ اور ہر ایک نے اپنے فہم کو سنت قرار دیا۔ اور دوسرے کے قیاس کو الحاد و زندقہ۔ حالانکہ اہل سنت ہونے کے یہ معنے تھے۔ کہ امور منصوصہ میں سنت کے خلاف اعتقاد نہ رکھیں۔ اور غیر منصوصہ امور پر مذہبی تفریق کی بناء نہ رکھیں۔ کیونکہ جس امر کی تفصیل اور چگونگی صاحب شریعت سے ثابت نہیں۔ اس امر میں اگر علماء میں اختلاف پڑ جائے۔ اور فرد رہے کہ پڑے۔ تو بوجہ اس کے کہ ایک کا فہم دوسرے پر حجت نہیں۔ کوئی فریق دوسرے کو الزام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح استواء علی العرش تو بیشک ثابت ہے۔ لیکن اس کی کیفیت ماثور نہیں ہے۔ تو اب الزام کیسا۔ یہی امر حضرت شاہ صاحب سمجھا رہے ہیں۔ خدا کرے کہ لوگوں کی سمجھ میں آ جائے۔ اللہ تعالے رحمت کرے حضرت شاہ صاحب پر جنہوں نے اس امر پر تنبیہ کی۔ اب علماء کا کام ہے کہ اسے معقول پا کر قبول کریں یا اس سے بہتر لائیں۔ تمت والحمد للہ

خاکسار محمد ابراہیم سیالکوٹی

مذاکرہ علمیہ نمبر ا

بابت حدیث

ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث

مولانا المکرم دام فیضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج اقدس! اس حدیث شریف کے متعلق جو سوال ہوا ہے۔ اس کے جواب میں تحریریں شایع ہوئی ہیں۔ ایسے موقع میں خاکسار قلیل البضاعۃ بھی [illegible]

بگفتا گرچہ من کاسد قماشم
کہ در سلک خریدارش باشم

اپنی ناقص تحریر ہدیۂ خدمت عالی کرتا ہے۔ اور جناب کی عنایات کریمانہ سے بذریعہ اخبار اہلحدیث اس کی اشاعت کا امیدوار ہے۔

حدیث شریف زیر بحث میں ظن سے ظن باطل مخالف شریعت و فطرت مقصود ہے۔ اور حدیث سے حدیث نفس (وسوسہ) مراد ہے۔ حدیث کا معنے حدیث نفس بھی ہوتا ہے۔ اس دعوے کے لئے یہ دونوں حدیثیں شاہدین عدلین ہیں

(۱) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الله تجاوز لامتی ما حدثت به انفسها ما لم يتكلموا او يعملوا به (صحیح مسلم شریف)

(۲) صلی ركعتين لا يحدث فيهما نفسه ای بشیئ من الدنيا كما فی الترمذی [illegible] حديث الآخرة او فی معانی القرآن (مجمع البحار)

اور الکذب کا معنے خلاف واقع ہے۔ اب حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہوا ظن باطل سے بچو۔ باطل ظن بدترین وسوسہ ہے۔ اب موضوع اور محمول دونوں فعل قلب ثابت ہوئے۔ اور دونوں میں اتحاد بالذات اور تغایر بالاعتبار ہونے سے حمل صحیح ہو گیا۔

بیشک یہ حدیث تمام اخلاق ذمیمہ کے لئے بیخ کن ہے۔ ظن جانب مرجح کو کہتے ہیں۔ جب انسان کے دل میں وسوسہ نفسانی سے کسی بدی کی ترجیح پیدا ہوتی ہے۔ اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دل بادشاہ ہے۔ اور تمام اعضاء و قوے اس کے محکوم و مامور ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهی القلب۔

یعنے جسم میں گوشت کا لوتھڑا ہے جب تک وہ درست رہتا ہے۔ تمام بدن ٹھیک رہتا ہے۔ اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے۔ تمام بدن خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔ آدمی جب تک ظن باطل سے اپنے کو بچاتے رہے گا کل برائیوں سے محفوظ رہے گا۔ اور اس احتیاط میں غفلت کرنے سے انواع اقسام کے گناہوں میں گرفتار ہو جائیگا اور گناہ کے کاموں کو نیکیوں پر ترجیح دیگا۔ مثلاً اسی غفلت سے انسان کے دل میں سودخواری

ahmadmuslim.de

کے منافع دنیاوی جو پیش نظر ہیں۔ ہائے اور آخرت
کی سفریتیں جو پردہ غیب میں ہیں مرجوح نظر آتی ہیں
بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى یا یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔

غفور است ایزد تو ساغر بنوش

اور ایمان کی صفت الایمان بین الخوف والرجاء اس کے دل سے چلی جاتی ہے۔ اسی نفس امارہ کا مغالطہ ہے۔ کہ انسان اپنے مخالف کے جائز اور خیر کاموں کو شرارت و بدنیتی پر محمول کرتا ہے۔ اور یہ ظن ممنوع کا ایک فرد ہے۔

علی ہذا القیاس انسان طرح طرح کے ظنون فاسدہ اور وساوس میں مبتلا ہو کر اخلاق ذمیمہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالے نے اپنی تصانیف میں امراض قلب کے اسباب علامات و معالجات بالتفصیل لکھا ہے۔ من شاء فلینظر هناك۔ والسلام احسن الختام

(راقم عبد اللہ فضلی تعلیم یافتہ مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ)

اڈیٹر۔ مسائل مذاکرہ کے متعلق چند مضمون اور ہیں۔ جو آئندہ پرچوں میں درج ہونگے ہر مذاکرہ کے لئے وقت کی تحدید ہونی چاہئے اس لئے آئندہ ہر مذاکرہ کے لئے دو مہینوں کی مدت مقرر ہوتی ہے۔ کیونکہ انتہائی مقام افریقہ ہیں جہاں اہلحدیث جاتا ہے اتنی دور ہیں کہ وہاں قریب ایک مہینے میں ڈاک پہنچتی ہے وہاں کے اہل علم اگر ایسے مذاکرات میں شریک ہونا چاہیں۔ تو انکا جواب آنے کو بھی ایک مہینہ چاہئے۔

اس لئے دو مہینوں میں جو مذاکرہ پر جتنی تحریریں آ جائیں گی۔ اس پر مذاکرہ ختم کیا جایا کریگا

ضروری نوٹ

مضمون نگار صاحبان مہربانی کر کے ہر ایک غیر اردو عبارت کا اردو میں ترجمہ کر دیا کریں۔ کیونکہ اخبار کی زبان اردو ہے اور حتی الامکان مضمون صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

تعاقب

بخدمت عالی جناب مولنا و بالفضل اولنا حامی دین متین ابو الوفا ثناء اللہ صاحب دامت فیوضہم۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کے عرض یہ ہے کہ پرچہ اہلحدیث جلد ۱۲ نمبر ۴ کے صفحہ ۱۰ پر جو عبد الحکیم نامی نے سوال ع۵۱ کیا ہے۔ اس کے جواب میں جناب نے لکھا ہے کہ

"صورت مرقومہ خلع کی نہیں۔ بلکہ طلاق ہے خلع میں بحکم فیما افتدت بہ عورت کی طرف سے عوض دیا جاتا ہے۔ جو صورت مرقومہ میں نہیں۔ لہذا عدت تین طلاق ہوگی اور عدت کے اندر کا نکاح صحیح نہیں۔"

اب خاکسار اپنی ناقص تحقیق کے مطابق یہ عرض کرتا ہے کہ صورت مسئول عنہ خلع کی کیونکر نہ ہوئی۔ حالانکہ شرط فیما افتدت بہ تو سوال میں موجود ہے۔ کیونکہ سائل نے تو سوال میں یہ لکھا ہے کہ

"بعد اس کے والدہ مسماۃ مکان پر زوج کے آ کر کہا۔ کہ ایک طلاق نامہ لکھ دو۔ بعد اس کے شوہر نے ایک طلاق نامہ اس طرح پر لکھا کہ تم نے ہمکو زوجیت سے خلاص دیا۔ اور ہم نے تجھکو تین طلاق دیا۔ اور عورت نے مہر کو چھوڑ دیا۔ اور یہ نسبت زیور اور دان جہیز کے والد زوج نے زوج کی طرف سے ایک روپیہ واپس کر دیا۔ بعد ازاں جب چودہ روز گذرا تو مسماۃ مذکورہ سے بکر نے نکاح کر لیا۔"

اس سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ زید ناکح نے بوقت نکاح مہر ٹھہرایا تھا مگر ادا نہیں کیا تھا جسکو ہندہ نے زوجیت سے خلاصی دینے کے وقت چھوڑ دیا۔ (اور والد زوج نے جو ایک روپیہ واپس کر دیا۔ وہ تو ہندہ کے باپ نے جو اسکو دان جہیز دیا تھا اس کے عوض تھا جسکو مہر سے کوئی تعلق نہیں) پس اتر دین علیہ حسن یقتہ تو پایا گیا جو شرط خلع کا ہے جب اس بناء پر خلع ہوا۔ تو بعد گذرنے چودہ روز کے اگر اس عرصہ میں ہندہ حائضہ ہوئی تھی۔ تو بکر کا نکاح کرنا صحیح ہوا (ان کے نزدیک جو عدت خلع کی ایک حیض کہتے ہیں) اور اگر حیض نہیں لائی تھی۔ تو نکاح صحیح نہیں ہوا۔ هذا ما ظهر لی اپنی ناقص تحقیق کے مطابق خاکسار نے عرض کیا اگر میری سمجھ میں غلطی ہو۔ تو مطلع فرما دیں فقط

والسلام خیر الختام خریدار ۳۸۰۶ محمد اسرائیل

اڈیٹر۔ سو والد زوج کے ایک روپیہ سے جہیز زیادہ تھا اور اگر جہیز اور مہر وغیرہ کو عورت کی طرف سے فدیہ قرار دیا جاوے تو آپکی رائے صحیح ہے لولا علی لہلک عمر

اولیاء اللہ اور تصوف

اس سلسلہ میں ابھی بہت سی باتیں لکھنی باقی ہیں۔ سردست ایک عجیب بات ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

ایک کتاب تصوف کی ابھی مجھے ملی۔ جسکا نام ہے۔ خلاصہ تواریخ مشائخ چشتیہ جس میں حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی کے ملفوظات کا انتخاب بھی ہے۔ اور یہ بھی مشائخ چشتیہ میں سے ہیں

اگرچہ تذکرۃ الاولیاء و رسالہ قشیریہ وغیرہ کتب تصوف کے دیکھنے سے بہت سی دلچسپ باتیں لوگوں کو معلوم ہونگی۔ جیسے حضرت ابراہیم ادہم کا معظمہ پہنچے۔ تو بیت اللہ سے مکہ معظمہ کو خالی پایا۔ بہت حیرت سی ہوئی۔ پھر بعد کو معلوم ہوا۔ کہ رابعہ بصریہ حج کو آ رہی ہیں۔ بیت اللہ اپنی جگہ سے اٹھکر انہیں کے استقبال کو چلا گیا تھا۔ اس لئے مکہ بیت اللہ سے خالی ہو گیا تھا۔ اب پھر لوٹ کر آ گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

یا ایک بڑھیا کا حضرت سری سقطی کے حجرہ میں جھاڑو دیتے ہوئے دیکھکر ان کی بہن کا یہ اعتراض کرنا کہ مجھے جھاڑو نہیں دلواتے۔ اور ایک غیر محرم سے جھاڑو دلواتے ہو۔ یہ سنکر سری سقطی کا جواب دینا۔ کہ بہن دل فارغ رکھ اور مشغول رہتا ہو

[illegible]

ahmadimuslim.de

اس لئے گویہ عورت دنیا ہے ۔ ہمارے عشق میں جل رہی تھی ۔ اور ہم سے محروم تھی ۔ اب سنئے حق تعالےٰ سے اجازت چاہی ۔ کہ ہمارے زمانہ سے اوسکو بھی کچھ حصہ ملے ۔ اس لئے ہمارے حجرہ کی چار دیواری سے دی یا حکیم ترمذی صوفی کا اپنے تصنیف کردہ اجزار کو دریا میں پھینکوانا ۔ اور دریا سے کھلے ہوئے صندوق کا نمودار ہو کر اجزار کو لے لینا ۔ اسپر حکیم ترمذی کا یہہ فرمانا ۔ کہ میںنے تھوڑا سا صوفیائے کرام کے علم سے لکھا تھا ۔ لیکن وہ اس قسم کے مطالب ہیں ۔ کہ تمامی عقلیں ان کی حقیقت کے دریافت سے عاجز و قاصر تہیں اور یہ میرے بھائی خضر علیہ السلام کی فرمائش تھی انہوں نے مجھسے مانگے تھے ۔ اور وہ صندوق بھی انہیں کے حکم سے لائی تھی ۔ اور حق تعالےٰ نے اس دریا کو حکم دیا ہے ۔ کہ یہ صندوق مع کتاب بھائی خضر کے پاس پہنچا دیوے ۔ (دیکھو تذکرۃ الاولیار حال حضرت حکیم ترمذی صوفی)

یہاں مجھے بعض ان کی وہ خوش گپی دکھانی منظور ہے جس سے معلوم ہو ۔ کہ ان اقطاب اور ابدال کو جو خدارسیدہ اور خدائی کارخانہ کے شریک سمجھا جاتا ہے ۔ یا دنیا کے انتظام کی حکومت ان کے ہاتھ میں دی گئی ہے ۔ جناب رسول اللہ صلعم کی روایات اور احادیث میں انہیں کیا خیال کرنا چاہئے ۔ اور اس میں ان کی کیا حالت ہے ۔

کتاب خلاصہ تواریخ مشائخ چشتیہ کے ص۲۳ میں ہے ۔ کہ اس موقع پر (یعنے اہل وصال کی تذمعین سے ذکر پر) ایک شخص نے علمار میں سے (حضرت سلیمان تونسوی سے) سوال کیا ۔ کہ گیارہویں جو بڑے پیر صاحب کے نام سے مقرر ہے وہ کیسی ہے ۔ حضور نے (یعنے حضرت سلیمان تونسوی نے) جواب میں فرمایا ۔ کہ کتاب سعادۃ الاولیار میں اس کا اجرار خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لکھا ہے ۔ (یعنے بڑے پیر صاحب کی گیارہویں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ۔ یا اس کا حکم دیا تھا ۔ سبحان اللہ) آگے لکھتے ہیں ص۲۵ اور نیز پیر صاحب ہر مہینے میں گیارہویں کرتے تھے

پس اس صورت میں گیارہویں جائز ہے ۔ والحمد للہ علی ذالک انتہی ص۲۳ مطبوعہ رضوی پریس دہلی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑے پیر صاحب کی گیارہویں کرنا یا اس کا حکم دینا شاید اس سے زیادہ کوئی پریشان اور خبط بات ہو ۔ جسطرح شیعوں نے بہت سی باتیں محرم کے ماتم کرنے کے بارہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی ہیں ۔ وہی حال ان صوفیوں کا ہے ۔ تم اسی پر قیاس کر دیکہ موجودہ تصوف کیسا جامع اوہام ہے ۔ اور صوفیوں نے کسقدر غلط بیان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر باندہا ہے ۔ اور موجودہ تصوف کی کتابوں میں کسقدر اوہام بھرے ہیں ۔ اس لئے ان تصوف کی کتابوں کو جو اخلاق کی درستی کرنے والی خیال کی جاتی ہیں ۔ ان روایات کاذبہ کی وجہ سے مخرب اخلاق ہی نہیں ۔ بلکہ مخرب عقاید اسلامیہ کہنا چاہئے ۔ اسی لئے علم حدیث کی اصول کی کتابوں میں عموماً اہل اصول نے اسپر مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے ۔ اور محدثین نے ہمیشہ مسلمانوں کو اسطرف توجہ دلائی ہے ۔ قال العراقی فی الالفیہ

والواضعین للحدیث اضرب

اضرھم قوم لزھد نسبوا

قد وضعوھا حسبۃ فقبلت

منھم رکونا لھم ونقلت

فقیض اللہ لھا نقادھا

فبینوا نسقھم فسادھا

یعنے جھوٹی حدیثوں کے گھڑنے والوں کی مختلف قسمیں ہیں ان میں سب سے ضرر رساں وہ جماعت ہے ۔ جو زہد یعنے تصوف کی طرف منسوب ہوئی ۔ اس لئے کہ انہوں نے یعنے صوفیوں نے جھوٹی روایتیں ثواب کی غرض سے بنائیں ۔ اور چونکہ عام لوگ ان کیطرف مائل تھے ۔ اس سے وہ صوفیوں کی گھڑی ہوئی جھوٹی روایتیں مقبول ہوگئیں ۔ اور منقول ہو کر شایع ہوئیں ۔ لیکن اللہ سبحانہٗ نے ان پر ناقدین حدیث کو مسلط کیا ۔ کہ انہوں نے ان صوفیوں کی روایات کاذبہ کو الگ کر دیا ۔ اللہ سبحانہٗ ان محدثین کو جزائے خیر دیوے ۔ تم اسماء رجال (میزان الاعتدال وغیرہ) کی کتابوں کو اٹھا کر دیکھو ۔ زیادہ تر واضعین حدیث اور متاہمین یہی صوفی یا شیعہ رواۃ ملیں گے ۔ اور عجیب و غریب روایتیں انکی پاؤگے ۔ اسپر بھی امام احمد بن حنبل کے بارے میں یہ خیال رکھنا کہ وہ ان صوفیوں کے معتقد تھے ۔ یا اپنے صاحبزادہ کو ان کے پاس بھیجتے تھے ۔ ایک عجوبہ ہے ۔ کیونکہ ایسا شخص بلا شبہ انکا سخت مخالف ہوگا ۔

(عبد السلام از مبارکپور)

اڈیٹر ۔ فن اور اہل فن الگ الگ ہیں کسی بے علم صوفی کا قرآن و حدیث کے خلاف کہنا اونکا ذاتی فعل ہے جیسا کہ علمار ظاہر میں سے کسی کا یہ کہنا حنفی مذہب کی تقلید پر یہ دلیل ہے ۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حنفی تھے تو اس سے علم ظاہری کی استدلالی قوت پر شبہ وارد نہیں ہوسکتا ۔

تصوف جس کی تعلیم قرآن و حدیث کرتے ہیں وہ ایک اعلےٰ چیز ہے ۔ جنانچہ آپنے بھی اپنے دوسرے مضمون میں تسلیم کیا ہے ۔ جو درج ذیل ہے ۔

تصوف اور اسکی حقیقت

اخبار اہلحدیث ۶ ذی الحجہ نمبر ۱ جلد ۱۲ میں جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے رسالہ صوفی سے ایک مضمون نقل کرکے (جس میں تصوف کی تعریف مختلف صوفیوں سے اخذ کرکے لکھی گئی ہے) ان منکرین تصوف اور مادحین تصوف سے صلح کرائی ہے ۔ اور صلح کا طریقہ انہیں کی عبارت میں منقول ہے ۔ اور اسپر جو عرض کرنا ہے ۔ وہ آگے آتا ہے ۔

کہ تصوف در اصل آیت وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا کی عملی تفسیر ہے ۔ گو نام اس کا جدید ہے مگر کام اس کا قدیم ہے ۔ لیکن جو رسوم اور بدعات زمانہ حال کے صوفیوں میں مروج ہیں وہ اس قسم کے ہیں ۔ جو علمار ظاہری میں بھی رواج پذیر ہیں ۔ (آگے تحریر فرماتے ہیں) ہاں صوفیوں کے

اشغال وغیرہ اس تصوف کی ذات اور ماہیت میں داخل نہیں ۔ وہ بھی طرق تعلیم کی طرح مختلف ہیں ۔ کوئی آسان سہل الوصول ہے کوئی مشکل اور عسیر الوصول ۔ پنجاب میں علم صرف و نحو کی تحصیل میں بہت وقت صرف ہوتا ہے ۔ کیونکہ بڑی محنت اور عجلت کی سے پڑھتے ہی ہندوستان میں اتنی دیر نہیں لگتی کتابوں کا بھی اختلاف ہے ۔ مگر اصل مقصود در تعلیم دینیات میں اختلاف نہیں اسی طرح علم تصوف کو بھی سمجھنا چاہئے ۔" انتہیٰ

اسپر ہماری یہ عرض ہے توجہ سے ملاحظہ ہو کہ تصوف اگر وہ اصل آیہ کریمہ وتبتل الیہ تبتیلا کی تفسیر ہے جیسا کہ جناب نے فرمایا ۔ آیہ کریمہ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ کی تفسیر ہے ۔ جیسا کہ ایک دوسرے بزرگ نے فرمایا ۔ یا محض اتباع سنت نبویہ کا نام ہے جیسا کہ اس مذکورہ نمبر کے پہلے کسی دوسرے نمبر میں رسالہ نظام المشائخ دہلی سے جناب نے نقل فرمایا تھا یا شیخ شبلی کا یہ فرمانا ۔ صرف خلق سے دور مگر حق کے وصال سے مسرور ہونا ہے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ تو ہمیں کیا ۔ بلکہ کسی مسلمان کو اس کے عین شریعت ہونے میں انکار نہیں اور اس بات کا اظہار بارہا اسی اخبار اہلحدیث میں کیا جا چکا ہے ۔ لیکن یہ خیال فرمائیے کہ اس کی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے بندوں ۔ دن دھڑلے کے جبل ابوقبیس پر چڑھکر با واز بلند تعلیم فرمائی اور آپ کے اصحاب نے (رضی اللہ عنہم) اسے تمام دنیا میں پھیلایا ۔ اور اسی معنے سے امام بخاری رح جیسے متبع سنت محدث ۔ یا امام ابو حنیفہ رح جیسے فقیہہ یا دیگر صحابہ و تابعین کا شمار صوفیوں میں بعض لوگوں نے کیا ہے ۔ لیکن ہمیں تو اس تصوف میں کلام ہے جس کی تعلیم چپکے چپکے سینہ بسینہ آپنے فرمائی جس کی بابت تقریبًا ایک لاکھ صحابہ میں صرف شاہ مردان یا بجز ابوبکر صدیق رض ہی کو بھی ۔ اور بس ۔ اور جس کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رض کی یہ حدیث پیش کی جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے دو برتن علم کے ملے ایک کو تو میں نے پھیلا دیا ۔ لیکن دوسرا اگر پھیلاؤں ۔ تو میرا گلا کاٹا جاوے ۔ جس کے بارے میں فرمایا گیا ہے

علم حق در علم صوفی گم شود

یا فرمایا گیا ۔ فاقسم علیہ بی وغیرہ

وہ تصوف جس کے لئے مقامات مقرر کئے گئے ہیں جس کی تعلیم کے لئے خانقاہیں قائم ہوئیں اور اوس میں طالب کے لئے ہر مقام پر ایک حالت ہوا کرتی ہے ۔ جو بظاہر مرید ہونے اور بیعت کرنے کے بعد ہیں حاصل ہو سکتی جس کے سامنے یہ اسلام کے ارکان خمسہ کی پابندی بے حقیقت سی ہے جس کے بارے میں ذو النون مصری فرماتے ہیں ۔ سجادہ مرید ہے جو اطاعت گذاری میں اپنے مرشد کو خود باری تعالیٰ پر ترجیح دے (تذکرۃ الاولیا ۔) وہ تصوف جس کا جزو وحدت الوجود یا مسئلہ ہمہ اوست یا مسئلہ فنا و بقا ہے ۔ وہ تصوف جس میں مراقبے کئے جاتے ہیں ۔ قلب پر ضرب لگائی جاتی ہے ۔ وہ تصوف جس کے بارے میں تصریح کی گئی ہے ۔ کہ شریعت اور شے ہے ۔ اور طریقت اور شے ۔ وہ تصوف جس کے بارے میں کہا گیا ۔ کہ پاس انفاس یا حبس دم کے ذریعہ سے قلب میں ایک خاص قوت آ جاتی ہے ۔ یا اوس میں ایک خاص قوت مخفی کا ظہور ہوتا ہے ۔ جس سے قلب پر عجائبات کا ظہور ہونے لگتا ہے ۔ اور غائب چیزوں کا ادراک کرنے لگتا ہے ۔ یا اوس سے خرق عادات امور صادر ہونے لگتے ہیں ۔

لیکن اگر تصوف وہی تھا جس کے پابند امام مالک تھے ۔ یا حسن بصری تھے ۔ تو منکرین تصوف کو کوئی موقع تعرض نہیں ۔ اگر تصوف وہی تھا ۔ جو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یا جابر بن عبد اللہ یا حضرت عمر رض میں یا عموما صحابہ میں تھا ۔ تو معترضین تصوف کو کوئی موقع سخن نہیں ۔ نام جدید ہوا کرے ۔ اسم کے بدلنے سے کبھی مسمّےٰ نہیں بدلتا ۔ لیکن ہمیں تو اس تصوف میں کلام ہے ۔ جو سری سقطی ۔ بایزید بسطامی ۔ ذو النون مصری ۔ ابو یزید طیفوری میں تھا ۔ جس کے پابند معروف کرخی تھے جس کا سلسلہ شاہ مردان تک پہنچایا جاتا ہے ۔ اور بیعت لی جاتی ہے ۔ اور سینہ در سینہ اسکا اجرا ہوا ۔ اور ہے ۔

بلاشبہ آیہ تبتل الیہ تبتیلا کے اصل مخاطب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ اور یہ حکم اگر خاص نہیں ہے تو آپکی امت بہ تبعیت آپ کے اس کی مخاطب ہے ۔ اور بلاشبہ آپ نے اسپر عمل کیا ۔ اور عمل کر کے دکھایا جس طرح اقیموا الصلوٰۃ یا اقیموا الصلوٰۃ ہے کہ آپنے اقامت صلوٰۃ پر عمل کرکے لوگوں کو دکھایا ۔ لیکن ہمیں یہ عرض کرنی ہے کہ آپنے جو طریقہ تبتل کا عملاً تعلیم فرمایا ہے ۔ یا اوس پر عمل کیا ۔ آیا یہ وہی طریقہ ہے جو ان صوفیوں میں پایا جاتا ہے ۔ اور جو بالکم وکاست دفتر حدیث میں موجود ہے ۔ یا دونوں میں مغائرت ہے ۔ اگر وہی ہے تو تعدد کیسا ؟ اور دونوں میں مغائرت کیسی ۔ اور یہ نقشبندی ۔ مجددی ۔ قادری ۔ چشتی ۔ شاذلی ۔ صابری کیا چیز ہے ۔ جن میں تمام تر مغائرت ہے ۔ کہ ایک کو دوسرے سے تعلق نہیں ہے ۔ لیکن جناب کا تمثیلاً یہ فرمانا کہ مقصود سب کا ایک ہے ۔ اگرچہ طریقے مختلف ہیں جسطرح تحصیل صرف و نحو کہ سب کا طریق مختلف ہے ۔ اور کتابیں بھی مختلف ہیں ۔ لیکن مقصود سب کا ایک ہے ۔ (تعلیم دینی) یہ تمثیل نہیں ۔ ورنہ بلاشبہ لازم آئیگا ۔ کہ وہ رہبان لوگ جو اپنے طریقہ پر متبتل ہیں ۔ یا یہ جوگی لوگ یا برہمن لوگ ۔ یا سادھو لوگ یا ناگا لوگ ۔ جو بالکل تارک الدنیا ہوکر پہاڑوں پر اپنے ایجاد کردہ طریقے کے مطابق متبتل ہو جاتے ہیں ۔ سب صوفی ہو جائیں ۔ اور ولی اللہ و مقبول بارگاہ ہوں ۔ اور انکا تصوف مقبول ہو ۔ حالانکہ اصدار عجائبات میں وہ انکے برابر ہیں ۔ بلاشبہ صوفیوں کے ایجاد کردہ اشغال جیسے تینتیس ۳۳ دوائر معروفہ کی مشاقی دائرہ امکان ۔ دائرہ ظلال ۔ دائرہ سیف قاطع دائرہ حقیقت کعبہ ۔ دائرہ لاتعین وغیرہ) یا سلطان الذکر کے خاص طریقہ کی مشاقی یا لطائف قلبیہ کی مشاقی ۔ کیا اسکی تعلیم آپنے اپنے اصحاب کو عملاً یا قولاً فرمائی تھی یا نہیں ۔ اگر فرمائی تھی ۔ تو علی الراس والعین ورنہ بلاشبہ یہ ایجاد کردہ اشغال کچھ بھی تاثیر رکھتے ہوں ۔ اس سے انکار نہیں کسی طرح بارگاہ الٰہی کے مقرب نہیں بن سکتے ۔ کیونکہ آپ نے اسکی تعلیم نہیں فرمائی ۔ نہ عملاً نہ قولاً جسطرح براہمہ مصر یا چین کے بودھوں یا ہندوستان کے برہمنوں یا سادھوں کے طریقے یا حکما الہٰیین کے ایجاد کردہ طریقے جو انہوں نے

اہلحدیث کانفرنس کا حساب

بابت ماہ ذیقعد و ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ

میں بیمار تھا۔ اس کے علاوہ ماہ ذی قعد کی آمدنی بھی کم تھی۔ اس لئے اب ذی قعدہ و ذی الحجہ دونو مہینوں کا حساب یکجائی شایع کرتا ہوں۔ اہلحدیث برادران کو چاہئے۔ کہ وہ کانفرنس کے مصارف کے لئے توجہ کا سلسلہ قایم رکھیں۔ یہ اس جماعت کا قومی کام ہے۔ سب کی امداد کے بغیر کیونکر چل سکتا ہے لہذا ہر ایک اہلحدیث کو اس کانفرنس کی مدد دینی اور دلوانی چاہئے

فرد حساب ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ

وصول چندہ بابت ماہ گذشتہ معرفت منشی صفدر علی محصل ــ موللعہ

ازحاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب سوداگر صدر بازار عـ

ازجناب ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ عـ

ازحاجی عبد الغفار صاحب مینیجر کوٹھی حاجی علیجان صاحب عـ

ازحاجی محمد بشیر الدین صاحب و حافظ احسان اللہ صاحب عہ

از محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر کلاہ عـہ

از شیخ بہاالٰہی صاحب سوداگر بوٹ عـہ

ازحاجی فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب سوداگر عمہ

ازخلیفہ عبد اللطیف و حافظ محمد اسحاق صاحب صہ

ازحاجی عبد اللہ ثناء اللہ صاحب عـہ

از شیخ نور الحسن سعید الحسن صاحب عہ

از محمد صدیق صاحب چاندنا عمہ

ازمیاں محمد علی صاحب ازمقام بیرحمہ ضلع شجاعپور عمہ

۱۳ شوال ۵ دسمبر بذریعہ منی آرڈر معرفت مولوی عبد الرحمن صاحب جو کوٹھی پر حاجی علیجان صاحب مرحوم صادر ہواہ از اندرو محلہ نتال پورہ ۲ آنہ فنڈ عہ ۔ چندہ ممبری عـ کل ــ

فرد حساب بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ

چندہ شہر دہلی معرفت منشی صفدر علی محصل صـہ

ازحاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب سوداگر عـ

حاجی ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ عـ

حاجی محمد عبد الغفار صاحب منیجر کوٹھی حاجی علیجان صاحب مرحوم صہ

جناب محمد اسمٰعیل صاحب کلاہ فروش عمہ

حاجی محمد بشیر الدین صاحب و احسان اللہ صاحب عـہ

عبد الوہاب و احسان اللہ صاحب عـہ

حاجی کرم الٰہی صاحب سوداگر صدر بازار للعہ

شیخ نور الحسن سعید الحسن صاحب سوداگر عـہ

شیخ نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب سوداگر عـہ

فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب سوداگر معہ

خلیفہ عبد اللطیف و حافظ محمد اسحاق صاحب صہ

حاجی محمد صدیق صاحب پارٹی رحیم اللہ صاحب سوداگر بوٹ ــ

حاجی عبد اللہ محمد ثناء اللہ صاحب عـہ

چندہ عید اضحٰی ۲ آنہ فنڈ معرفت حاجی شیخ حمید اللہ صاحب عـہ

ایک بندۂ خدا معرفت حاجی محمد بشیر الدین صاحب بابت کھال قربانی آمدہ محمد صدیق صاحب سٹن والے عـہ

— — — — —

چندہ معرفت جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری صـعہ

عبد الرزاق صاحب اٹہ گاؤں صہ

ابراہیم صاحب از کوٹہ راجپوتانہ ۲ آنہ فنڈ عہ

ازجناب محبوب الدین صاحب از دہلیہ عـہ

محمد سلیمان صاحب وعدہ بخش صاحب بہوانی عہ

مولوی گل محمد صاحب از بستی کمہرو ضلع مظفر گڈھ سے

جناب منشی محمد حفیظ الدین صاحب اسسٹنٹ ریونیو افسر الکہرہ ریاست کوٹہ راجپوتانہ عـ

ازمقام بنداہ ۲ آنہ فنڈ ۴

از امرتسر ۲ آنہ فنڈ عہ

از قادر بخش از بہر تیور ۲ آنہ فنڈ ۲

چندہ معرفت مولوی محمود صاحب بنارسی واعظ کانفرنس از موضع سریاں ضلع بنارس ۲

از موضع جمال پور عمہ

وصول چندہ معرفت مولوی عبد الستار رحمٰن صاحب واعظ کانفرنس عـہ

جناب مولوی ابن حسن صاحب جدید ممبر کانفرنس عـہ

سید محمد اکرام صاحب عـہ

سید عبد الرحمٰن صاحب عمہ

متفرقات ۲ آنہ فنڈ عمہ

از لیاقت علی صاحب ساکن سہسول ضلع بدایوں عہ

مولوی محمد اکرم صاحب از سیوان للعہ

حکیم محمد صاحب جفت فروش موضع اوجہانی گجیلہ دروازہ عہ

ملا فقیر اللہ صاحب قیمت پارچہ برائے قمیص ۱۳

عبد اللہ صاحب خود نقد معہ سلائی پارچہ ۳ کل ۱۰

کفایت اللہ خاں ۱۴

ملو ۱۰ میوز ۸ ۱۰

میزان آمد ما عـہ ۱۲

خرچ ماہ حال ما عـہ ۱۱

سید عبد السلام جائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی۔

مدرسہ احمدیہ سیتامڑھی ضلع مظفر پور

بارہ برس سے یہ مدرسہ قوم میں جاری ہے اس کی بنا چندہ ہی پر تھی لیکن اب قوم کی توجہ نہ ہونے کے باعث مدرسہ کی حیات و ممات کا معاملہ درپیش ہے۔ اس مدرسہ میں حفظ قرآن مجید کی تعلیم جاری ہے بحمد اللہ اس وقت تک بہت سے لڑکے حافظ قرآن مجید ہو کر نکلے ہیں لہٰذا مسلمانوں سے درخواست ہے کہ جس ہمدرد اسلام سے جو کچھ ہو سکے امداد کرے تا کہ اس مدرسہ کے بقا کے لئے کوئی مستقل انتظام کیا جاوے جس سے شعار اسلام قائم رہے۔ والسلام

المشتہر محمد شعیب ... مہتمم مدرسہ احمدیہ سیتامڑھی ضلع مظفر پور

ahmadimuslim.de

فتاوے

س نمبر ۴۸ - ایک عورت ہے۔ اوس کے پہلے شوہر سے ایک لڑکی ہے جسکی عمر آٹھ سال کی ہے۔ شوہر کے مرنے کے بعد عورت نے ثانی عقد کر لیا ثانی شوہر کا نام نواب خاں ہے۔ اب اس لڑکی کا عقد شوہر ثانی نے یعنے نواب خاں نے ایک شخص سے کر دیا باجازت اپنے اور اوسکی والدہ کے۔ اور ملا صاحب نے لڑکے سے اقرار کرایا۔ کہ نواب خاں کی لڑکی تمہاری زوجیت میں دیجاتی ہے۔ قبول ہے۔ اب چند آدمی اس امر میں اصرار کرتے ہیں۔ کہ نکاح ناجائز ہے کیونکہ پہلے شوہر کا نام نہیں لیا گیا۔ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں علماء دین۔ جائز ہے یا نہیں (خریدار اہلحدیث)

ج نمبر ۴۸ - لڑکی کا نام صحیح لیا ہو۔ تو نواب خاں کی بیٹی کہنے سے نکاح میں خلل نہیں آسکتا۔ مجازاً اوس کی بیٹی کہی جاسکتی ہے۔ کیونکہ اوس کی ربیبہ ہے۔ (امر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۴۹ - لڑکا و لڑکی کے عقیقہ کرنے سے ماں باپ کو کیا نفع ہوتا ہے۔ ہم نے افواہاً سنا ہے کہ جس لڑکے کا عقیقہ ہوتا ہے۔ اور وہ نابالغی میں فوت ہو جاتا ہے۔ تو وہ لڑکا قیامت میں اپنے ماں باپ کی سفارش کریگا۔ خدا سے یہ بات صحیح ہے۔ یا کہ غلط اور عقیقہ سنت ہے۔ یا کہ مستحب اور مرحوم کی طرف سے عقیقہ جائز ہو۔ تو جو مرتبہ زندگان میں عقیقہ کرنے سے ہوتا ہے۔ وہ مرتبہ ہوگا یا نہیں اسکا جواب مدلل تحریر ہو (محمد عیسٰے از رسولپور)

ج نمبر ۴۹ - عقیقہ کرنا سنت ہے۔ حدیث میں اس کو بچوں کی قربانی کہا ہے۔ مرحوم سے مراد اگر وہ بچہ ہے۔ جو مر چکا ہے۔ اوسکا تو کوئی عقیقہ نہیں اگر مرحوم سے مراد کوئی ایسا شخص ہے جس کے گھر میں اوس کے مرنے کے بعد بچہ پیدا ہوا ہے تو ایسے مرحوم کی طرف سے جائز ہے بچہ تو جو کوئی بھی چھوٹا مرے اگر اوس کے ماں باپ نے صبر کیا ہوگا۔ تو سفارش کریگا۔

س نمبر ۵۰ - جو لوگ سلائی کرتے ہیں۔ اون لوگ کی دو طرح کی خاصیت ہے۔ اول یہ کہ جو گاہک کپڑا واسطے سینے کے دے۔ اسمیں سے بلا اجازت گاہک کے چوری سے چرا لیتے ہیں۔ اگر گاہک کو خبر بھی ہو جائے تو چرایا ہوا کپڑا نہیں دیتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ گاہک کا کام بناکر جو کپڑا بچتا ہے۔ وہ لے لیتے ہیں۔ یہ چوری نہیں ہوتی۔ ۳ یا خاصیت اول اور خاصیت ثانی دونوں ایک شان حرام ہے یا فرق ہے (محمد عیسٰے از رسولپور)

ج نمبر ۵۰ - بغیر اجازت اصل مالک کے کسی چیز کا رکھنا جائز نہیں۔ اس لئے پہلے اور پچھلے دونوں جرم بری برابر ہیں۔

س نمبر ۵۱ - جس وقت چاول وغیرہ غلہ جات کا فی روپیہ چھ صاع نرخ ہو۔ اس وقت نیدا اپنے خریدار سے کہتا ہے کہ اگر نقد قیمت دوگے۔ تو وہی چھ صاع کے حساب سے دونگا۔ اور اگر دو ماہ کے بعد دوگے تب چار صاع فی روپیہ دونگا۔ دریافت طلب یہ ہے۔ کہ یہ بیع جائز ہے یا نہیں۔ اور حدیث ابی ہریرہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی صفقۃ واحدۃ۔ اور حدیث دیگر عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی ولا شرطان فی بیع (مشکوۃ المصابیح باب المنہی عنہا من البیوع) ان تینوں حدیثوں کا کیا مطلب ہے۔ اور بیع مذکور الصدر کی نہی پر دلالت کرسکتی ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۵۱ - مشتری مبیع کو اٹھاتے ہوئے آواز دے کہ مجھے یہ صورت منظور ہے۔ تو مبیع مذکور جائز ہے اور اگر آواز نہ دے۔ بلکہ گو مگو میں بات رہے تو حدیث مذکور میں داخل ہے۔ مزید تحقیق نیل الاوطار میں ملاحظہ ہو۔ (۳۰ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۵۲[ل] - ایمان اور اسلام کس کو کہتے ہیں۔ چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ایمان کی ستر سے اوپر شاخیں ہیں ان میں سے افضل لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔ اور سب سے کمتر کسی تکلیف دہندہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا ہے۔ مسلمان کو بھی شرعی احکام کے تعمیل کرنے کے طریق تین قسم سے ہیں۔ دل سے اعتقاد۔ زبان سے اقرار بدن سے عمل ہے۔ اب سوال زیر بحث سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ یہ تین اقسام ہی ایمان میں داخل ہیں۔ اب میں پوچھتا ہوں اسلام کس چیز کا نام ہے اور اسلام کیا کرنے کو کہیں گے۔ احاطہ وسیع ایمان سے کوئی امر شرعی خارج نہیں ہو سکتا۔ جو اسلام کہلایا جائے۔ کیا ان چھ باتوں میں سے ایک کے بھی نہ ہونے سے ایمان جاتا رہیگا۔

ج نمبر ۵۲ - ایمان دل کا فعل ہے۔ اور اسلام ظاہری اعضاء کا جن حدیثوں میں ستر سے زائد شاخوں سا ذکر آتا ہے۔ وہ ایمان وہی ایمان ہے۔ جو قرآن مجید کی اس آیت میں ہے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ۔ ایماندار وہ ہیں۔ اللہ کا ذکر سنکر جن کے دل کانپ جاتے ہیں۔ اور جب اللہ کے حکم سنتے ہیں۔ تو اون کے ایمان زیادہ ہوتے ہیں اور وہ خدا ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اس آیت میں کامل الایمان لوگوں کا ذکر ہے۔ اسی لئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان حدیثوں کے ایک ایک کام پر باب باندھا ہے یہاں تک کہ راستہ صاف کرنا بھی ایمان میں داخل کیا ہے۔ اگر یہ مراد ہو۔ کہ یہ کام اصل ایمان کے اجزاء ہیں۔ تو انتفاء جزء سے انتفاء کل ثابت ہوکر مطلق ایمان کی نفی ثابت ہوگی۔ تو کہا جائے گا کہ جو شخص راستے سے اینٹ پتھر نہ ہٹائے۔ وہ بے ایمان ہے جیسا کہ مرتد ہو اور مرتد کی بیوی پر طلاق ہے تو کیا اتنے سے چھوٹے کام چھوڑنے پر طلاق ہوگی؟ کوئی نہیں کہتا۔ ہاں کمال ایمان میں نقصان ضرور آئیگا مگر اصل ایمان میں نہیں (مفصل فتح الباری ملاحظہ ہو)

س نمبر ۵۳[ل] - ماہ محرم میں علم یا پنجہ چوبی تانبہ وغیرہ کو ایستادہ کرتے ہیں اوسکو ہر قسم کے نقش و نگار کئے ہوئے کپڑے باندھتے ہیں جسکو اس ملک دکن میں ڈھٹیاں کہتے ہیں وے ڈھٹیاں کہ یہاں کے سوداگر لوگ خرید و فروخت کرتے ہیں۔ انکی خرید و فروخت جائز ہے یا منع

ج نمبر ۵۳ - ان کی خرید و فروخت کرنا شرعاً ... منع ہے۔ [illegible]

ل سوال نمبر ۵۲-۵۳ بہت عرصہ کے ہیں۔ مگر کاغذ گم ہو گیا تھا۔ اس لئے جواب دینے میں دیر ہوئی۔ سائل صاحب معاف فرمادیں (اڈیٹر)

متفرقات

جنگ یورپ کے نقصان کا اندازہ ایک امریکن ماہر جنگ نے تخمینہ کیا ہے۔ کہ آخر اکتوبر تک فریقین جنگ کے تین لاکھ نفوس کام آئے ہیں۔ یعنی نومبر اور دسمبر کے مہینے علاوہ ہیں حالانکہ ان دو مہینوں میں لڑائی کی شدت رہی ہے۔ تاہم اگر رفتار جنگ برابر بھی سمجھی جائے۔ تو اوس حساب سے اس مدت میں بھی دس لاکھ سے تو کم کام آئے ہونگے۔ لڑائی کی ہولناکی کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے۔ کہ بندوقوں کے فیر کم ہوتے ہیں عموماً توپ کے گولے چلتے ہیں۔ ایک شخص کا بیان ہے کہ دیکھتے ہوئے توپ کے ایک گولہ سے ۲۴-۲۰ آدمیوں کا جسم ریزہ ریزہ ہوکر اڑ گیا۔ (العظمۃ للہ)

سیتا مڑھی کے مقدمہ کا خاتمہ ناظرین کو علم ہوگا۔ یہ مقدمہ ہندو مسلمانوں کی طرف سے قربانی البقرہ کے استحقاق کا دعوے تھا۔ وہ دعوے ہائیکورٹ کلکتہ میں بحق مسلمانان فیصلہ ہوا۔ تو فریق ثانی نے ولایت کی پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی درخواست کی۔ قاعدہ ہے کہ ولایت میں اپیل کی درخواست پہلے ہائیکورٹ کے جج دیکھتے ہیں بھیجنا از روئے قانون جائز جانتے ہیں۔ تو بھیجنے کی اجازت دیتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔

خبر آئی ہے کہ جج صاحبان ہائیکورٹ کلکتہ نے اس درخواست کو نہ بھیجنے کا فیصلہ کرکے ہمیشہ کیلئے اس تنازعہ کا دروازہ بند کردیا۔ شکر ہے اوس لحاظ سے مسلمانوں کو چین ہوا۔ الحمد للہ

مولانا شبلی مرحوم کے انتقال کے متعلق مولوی ابوحامد محمد عثمان صاحب بنگلوری نے چند اشعار لکھے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے ؎

شبلی از اسہال خونی فوت شد
موت شہدا موت شبلی بگمان

کتاب سیرت نبوی جو مرحوم نے بیگم صاحبہ بھوپال کے زیر حفاظت تصنیف کرنی شروع کی تھی بحکم ممدوحہ اوس کی تکمیل جناب مولوی حمید الدین صاحب بی اے عمزاد برادر مرحوم اور مولوی سید سلیمان صاحب کے سپرد ہوئی ہے۔ امید ہے جلدی تکمیل ہوجائیگی۔

جنازہ غائب اور دعاء مغفرت میری ہمشیرہ فوت ہوگئی ابراہیم از باغیچی پور

میرا بھائی انتقال کرگیا۔ انا للہ۔ اسمٰعیل ابو از دنگون۔

مستری نورالدین کی اہلیہ محترمہ فوت ہوگئی انا للہ۔ محمد نذیر از آسن سول۔

ناظرین سے دعا ہے کہ ان مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس راولپنڈی

جو صاحب کرام کانفرنس کے جلسہ راولپنڈی میں تشریف لانے والے ہیں۔ ان کی خدمت میں اس امر کے گذارش کردینے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ راولپنڈی میں سردی زیادہ ہوتی ہے۔ اور ہر ایک صاحب کو اپنے پہننے کے کپڑے اور بستر کافی گرم ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔ مسلمانان راولپنڈی کو اس امر کا پختہ یقین ہے۔ کہ یہ سردی کی زیادتی ان کے محترم و معزز برادران دین کو راولپنڈی کے جلسہ میں تمام اطراف ہندوستان سے کثرت کے ساتھ تشریف لانے اور جلسہ کو نہایت بارونق اور نتیجہ خیز بنانے اور مغربی ہندوستان کے اپنے مسلمان بھائیوں کو ملاقات کا موقع دینے سے مانع نہ ہوگی۔ اور راولپنڈی کا مسلمانان ہندوستان کی باہمی واقفیت اور مودت کے دائرہ کو بہت وسیع کرنے والا ثابت ہوگا۔ اور مسلمانان ہندوستان کو اس امر کے معلوم کرنے کا موقع ملے گا۔ کہ گو راولپنڈی کوئی تاریخی یا مجلسی مقام نہیں ہے۔ لیکن وہ ایک ایسی آبادی کا مرکز ہے جس میں مسلمانوں کی تعداد نوّے فیصدی سے بھی زیادہ ہے۔ اور وہ ایسی اقوام کی نسلیں ہیں۔ کہ اگر ان کی تعلیمی پر خاص توجہ سے کی جائے۔ تو ہندوستان کے تعلیم یافتہ مسلمانوں میں ایک قابلقدر اور ازبس کارآمد اضافہ ہوگا۔

انعقاد جلسہ کی تاریخیں ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر مقرر ہوئی ہیں لیکن باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کے استقبال کا انتظام ۲۶ دسمبر کی صبح سے شروع کردیا جائے گا۔ اور اس وقت سے ان کے لئے کھانا تیار کرایا جائیگا۔ اگر کوئی صاحب ۲۶ دسمبر سے پیشتر تشریف لانے والے ہونگے۔ اور اطلاع فرمائیں گے۔ تو استقبالیہ کمیٹی ان کی خدمت کا انتظام حسب اطلاع کردیگی کھانے کا انتظام اس سے پیشتر حسب ٹھیکہ داروں کے ساتھ کرنیکی تجویز کی گئی تھی۔ اور اعلان کیا گیا تھا۔ اسمیں کامیابی نہیں ہوئی۔ اور اس امر کو ملحوظ رکھنے پر کہ کھانے کی جنس نہایت اعلےٰ قسم کی ہو اور کوئی شکایت کسی قسم کی پیدا نہ ہو۔ اب یہ معلوم ہوا ہے اور یہی قرار دیا گیا ہے۔ کہ درجہ اول کھانے کی قیمت بارہ آنے فی وقت ہوگی۔ اور درجہ دوم یعنی نوکروں کے لئے پانچ آنے فی وقت۔ اور انگریزی کھانے کی قیمت تین روپے یومیہ ہوگی۔ استقبالیہ کمیٹی معزز مہمانوں کی آسائش کا انتظام کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیگی۔ اور یہ امر انکی مشکوری کا باعث ہوگا۔ کہ تشریف لانیوالے حضرات راولپنڈی پہنچنے کے وقت سے استقبالیہ کمیٹی کے سکرٹری کو اطلاع فرمائیں گے۔

دخاکسار سراج الدین احمد بیرسٹرایٹ لا سکرٹری استقبالیہ کمیٹی راولپنڈی۔

دوا دمہ ۲۰ نومبر کے پرچہ میں کسی نے دمہ کی دوا پوچھی ہے۔ یہ شایع کردیجئے مجرب ہے۔

بانس کی پتی دو تولہ شہد خالص ۲ تولہ۔ اول بانس کی پتی کو آدھ سیر پانی کے ساتھ پیسیں بعد اوس کے شہد خالص ۲ تولہ ڈالکر خوب ملاکر بوقت صبح پیا کریں انشاء اللہ دو ہفتہ میں مرض دور ہوجائیگا والسلام

(خاکسار عبدالرحمن مالک سرود بنارس)

* من مات فی البطن فھو شھید (رواہ مسلم) منہ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس ہے کہ بنگالی زبان کے اخبار محمدی کلکتہ سے ۵ ہزار کی ضمانت طلب ہوئی ہے یعنی اخبار محمدی کو نذر کر دیا۔

افسوس ہے۔ کہ امرتسر میں پھر طاعون نمودار ہے

گورنمنٹ ہند نے کماگاٹا مارو جہاز کے مسافروں کو جو بجبج کے الزام میں گرفتار تھے۔ رہا کر دیا

امریکہ کے اخباروں میں جو یہ خبر شایع ہوئی تھی کہ بقول لارڈ کچنر جنگ تین سال تک جاری رہے گی اسکی سرکاری طور پر تردید ہو گئی۔

۸ دسمبر کو جزائر فاک لینڈ (جنوبی امریکہ) کے قریب انگریزی جنگی جہازوں نے ۵ جرمن جنگی جہازوں کو مصروف پیکار کر کے ان میں سے چار کو غرق کر دیا اور ایک بھاگ گیا جسکا تعاقب کیا جا رہا ہے

لوڈز کو جہاں روسی اور جرمن فوجیں مصروف پیکار ہیں۔ روسیوں نے خالی کر دیا۔ اور جرمن اس پر قابض ہو گئے

روسی بیان ہے۔ کہ لوڈز کو خالی کر کے پیچھے ہٹتے وقت ہمارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوا

جرمن کہتے ہیں۔ کہ لوڈز کو روسیوں نے سخت نقصان اٹھا کر خالی کیا ہے۔

جرمنی میں جو تازہ فہرست مقتولین اور مجروحین کی شایع ہوئی ہے۔ اس میں نقصان کی تعداد ۷ لاکھ ۵۸ ہزار ۴ سو ۴۲ ہے۔

ملک سویڈن کے تین تجارتی جہاز جرمنی کی سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے۔

جرمنی کے ایک مسلح تجارتی جہاز نے ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا۔

سباسٹپول (واقع روس) کی خبر ہے کہ ترکی جنگی جہاز ایک بحری سرنگ سے ٹکرا گیا۔ جس سے ایسا سخت نقصان پہنچا ہے۔ کہ وہ بصد مشکل قسطنطنیہ پہنچ سکا۔

صوفیہ (دارالخلافہ بلغاریہ) میں خیال ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکا۔ بلغاریہ غیر جانبدار رہے گا۔

جرمنی اور آسٹریا کی فہرستوں سے پایا جاتا ہے کہ گذشتہ چار ماہ میں ان کے نقصانات کی روزانہ اوسط بیس ہزار رہی ہے۔

سرویہ کی وزارت نے استعفا دیدیا ہے۔ ایم پے سکس بحیثیت وزیر اعظم نئی وزارت مرتب کر رہا ہے

سرویوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آسٹریا کے دو جیش شکست کھا کر بدحواسی سے بھاگ گئے۔ اور ان کے دس ہزار قیدی ۔ پچاس توپیں اور کثیر التعداد گولی بارود سرویوں کے ہاتھ آیا

آسٹریا نے اپنی سرکاری مراسلت میں اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ سرویہ کی زبردست فوجوں کے اندر گھسنے میں آسٹروی فوج کو ناکامی ہوئی۔ اور وہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئی۔

آسٹریا کی سرکاری اطلاع میں اس بات کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ آسٹروی سپاہ نے روسیوں کو تمام ویلنبز سے بھگا دیا ہے

انگریزی ہوابازوں نے انٹورپ پر اشتہار پھینکے۔ اشتہاروں میں لکھا تھا۔ کہ باشندگان شہر ۱۲ دسمبر کو انٹورپ میں اتحادی افواج کے داخلہ کے منتظر رہیں۔

انٹورپ میں جرمن ۵۶ ہزار تازہ دم فوج بھیجنے والے ہیں

بیرن کیاٹو نے جاپانی پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ جرمنی کو الٹی میٹم بھیجنے کی یہ وجہ تھی کہ کیا چو جرمنی سے واپس لیکر اُسے پھر مشرق سے منسلک کیا جاوے۔

لارڈ ہالڈین نے لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم فرانس کی شاندار سپاہ کے پہلو بہ پہلو اپنے حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور آخر دم تک لڑتے رہیں گے۔

قیصر جرمنی گو علیل ہے۔ مگر فوجی رپورٹیں برابر سنتا ہے۔

نیویارک (امریکہ) میں ممالک یورپ کے خاردار تاروں کی (جو لڑائی میں استعمال کئے جاتے ہیں) اس قدر مانگ آئی ہے کہ اس تار کو تیار کرنے کے لئے جدید کارخانے قایم کئے گئے ہیں

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ ضمنی بے نے شدید مقاومت کے بعد اطاعت قبول کر لی ہے۔

انگریزی فوج نے زخمیوں کے علاوہ ۱۱ سو سپاہی اور ۹ توپیں گرفتار کیں

رپورٹ کی گئی ہے کہ جرمن آب دوز کشتیوں نے دو مرتبہ ڈوور کی بندرگاہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ مگر انہیں پسپا کیا گیا لیکن محکمہ بحری کو اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔

روسی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ انہوں نے سرائے اور کرنگال پر قبضہ کر لیا ہے۔ ترکی فوج جانبازی سے مقابلہ کرنے کے بعد وان کی سمت بھاگ گئی

جرمنوں نے پیریس کے گرجا گھر اور قدیم کلاتھ ہال کو اپنی بھاری توپوں کی مدد سے تباہ کر دیا۔

کیف (روس) کے قید میں اب تک ۱ لاکھ ۳ ہزار آسٹروی اور جرمن سپاہی ۲ ہزار افسر قیدی اب تک پہنچ چکے ہیں۔

یونانی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم یونان نے ترکی سفیر کو مطلع کیا ہے۔ کہ اگر ترکی میں سکونت رکھنے والے یونانیوں کو تکلیف پہنچی۔ تو اس سے ہر دو ممالک کے دوستانہ تعلقات کا رشتہ از سر نو قایم کرنے میں دقت پیش آئے گی۔

کہتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم رومانیہ نے انگلستان میں ایک شخص کو چٹھی میں لکھا ہے۔ کہ رومانیہ اتفاق ثلاثہ کے ساتھ شامل جنگ ہو گا لیکن اس میں تاریخ شمولیت نہیں لکھی۔

ولیعہد انگلستان کو میدان جنگ کی فوج میں لفٹننٹ کا عہدہ عطا ہوا ہے

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ کونٹ تیزا وزیر اعظم ہنگری نے جرمنی میں قیصر سے ملاقات کے وقت کہا تھا کہ اگر تین جرمن آرمی کور ہنگری کی مدد کو نہ پہنچے۔ تو میری وزارت مستعفی ہو جائے گی۔

بم کیس کلکتہ کے ملزم بگینڈ والے اب تک کوئی بیان نہیں دیا۔ وہ جس بیان کو اس سے منسوب کیا جاتا ہے و

ترکی جنگ کی خبر نہیں آتی گو یقین ہے کہ وہ بھی مشغول پیکار ہے۔

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کی مجربات

حبوب دافع جریان و احتلام

ان حبوب کا لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور رعشہ کو دفع کرتے ہیں علاوہ منی کے جلدی نکلنے کو گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوائی نہیں قیمت عہ

طلا اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ حاصل ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱عہ

تپ لرزہ اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲ر

شربت دافع بواسیر خونی بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے قیمت فی بوتل ۱عہ

منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

نصرت الواعظین با وصاف سید المرسلین

یہ کتاب بلحاظ زمین خیالی مسلمانوں کی آنکھوں کو نور قلب کو سرور اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی۔ واعظین کو بہت مفید خصوصاً مدارس اسلامیہ کے طلبہ کو جو بغرض مہارت وعظ ایسی کتب کی تلاش میں رہتے ہیں۔ از حد سود مند ہے اس میں اول بیان میں اور درمیان پہلے قرآن عظیم کی وہ آیت جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و بزرگی عیاں ہوتی تھی شروع کیا گیا ہے۔ اور اکثر جگہ شان نزول اور اس کے متعلق حکم و نکات لطائف و اشارات بیان کئے گئے ہیں اور اشعار بیان میں اسی آیت کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف فضائل خصائل و شمائل اور احادیث و روایات صحیحہ و مواعظ و اشعار رائقہ لائے گئے ہیں۔ اور موقع بموقع بر اردو دلچسپ نظمیں اور سعدی مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ کی حسب موقع درمیان شامل کر کے لطف دوبالا ہو گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ قیمت فی جلد ۸ر علاوہ محصول۔ درخواست میں اخبار کا حوالہ ضرور ہو

مولوی محمد حشمت علی بانس بریلی محلہ گڑھیا

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات۔ مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلعم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جنکی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر علی خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آ گیا اور جنگ سے تائب ہوا۔ جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پا کر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہوشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں جو حج کو گئے تو رستے میں انگریزوں نے انکو دعوت دی۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے۔ جن کے ہاتھ پر ایک بار رشید سکھ بچا خواب دیکھ کر مسلمان ہوا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے پڑھنے میں سو صفحہ کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرماویں۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ۸ر

ملنے کا پتہ منیجر صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تفسیر ثنائی (اردو) پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپسند طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں لیکے کہ باید و شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ مالیا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں چھ جلدیں طبع شدہ ہیں

جلد اول سورہ فاتحہ۔ بقرہ قیمت عہ

〃 دوم سورہ آل عمران و نساء 〃 عہ

〃 سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف 〃 ۱ر

〃 چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ 〃 عہ

〃 پنجم تا سورہ فرقان 〃 ۱ر

〃 ششم۔ تا سورہ یٰسین 〃 ۱ر

چھ جلدوں کے یکمشت خریدار سے مع محصول ۱ر

الانصاف فی حق الاحناف۔ احناف کے جواب میں۔ قیمت ۳ر

سیرۃ البخاری۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ کی سوانح عمری۔ قیمت ۱عہ

الفاروق۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مولفہ مولوی شبلی ۱عہ

البرہان العجاب۔ فاتحہ خلف کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی ۴ر

اے گائڈ ٹو پرشین ایکسٹرا روٹس اینڈ پلورلز

اس کتاب میں فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور ان کی انگریزی درج ہے بسکولوں اور کالج کے طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے ۱۰ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی۔ دونوں پر بحث قیمت ۳ر

مناظرہ نگینہ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت ۴ر

ترک وید۔ غازی محمود (دھرمپال) کی تازہ تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت ہے قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

۱۴/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑہاتی ہے ابتدائی سل ودق دمہ کھانسی - ریزش اور سکر فدی سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یاکسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے - دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے - چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد - عورت - بوڑھے - بچے - جوان کو مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے - ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ء دو چھٹانک ۱ءعہ پاؤ پختہ سے ۶ مع محصولڈاک

ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب ایم عبد الغفور صاحب امام باڑہ کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں حضور سے میں چند مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں جو نہایت مفید ثابت ہوئی ہے - اس لئے میں آج ایک اپنے دوست کے لئے لکھتا ہوں کہ ایک چھٹانک مومیائی ذیل کے پتہ سے بھیجدیں ---- (۸ نومبر سنہ ۱۲ء)

جناب محمد اعظم احمد صاحب مؤذن جامع مسجد بانڈلہ برہما سے تحریر فرماتے ہیں - ایک دوست نے ایک ٹیوب مومیائی آپکے کارخانہ کی مجکو دیا شکر اللہ پاک کا کہ وہ مومیائی بہت فائدہ مند ثابت ہوئی - براہ کرم پاؤ بھر بذریعہ ویلو جلد بھیجیں - انشاء اللہ اور بھی جلد طلب کرونگا -

(۲۱ - نومبر سنہ ۱۲ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈلین ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے

حضرت مولنا اسمٰعیل صاحب شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے

نادر حالات مفید واقعات و مکتوبات

جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض اُمی تھے - لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی - جن کو غیب سے خوان نعمت عطا کرتے تھے - جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے - جب وہ نواب امیر خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے - تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے وسط میں آ گیا اور جنگ سے تائب ہوا - جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے - تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا - جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا - جن کی دعا سے دلوانے ہوشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں - جو حج کو گئے - تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی - جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے - جن کے ہاتھ پر ایک سالدار ہندو سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا - اسی ضمن میں مولانا اسمٰعیل صاحب شہید اور مولانا عبد الحی کے حالات بھی مذکور ہیں - جو نہایت دلچسپ - مفید اور سراپا نصیحت ہیں -

اصلی قیمت دو روپے - خریداران اہلحدیث سے عہ

تقلید اور عمل بالحدیث } اس میں سات تذکرے ہیں

(۱) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب (۲) ان چاروں مذاہب کی پابندی کامل طرح سے کب ہوئی - (۳) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانہ کا حال (۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلافات ہونے کا سبب (۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ - (۷) قول فیصل بہ نسبت تقلید و عمل بالحدیث کے مصنفہ نواب محسن الملک بہادر ۸

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈہاب کھٹیکاں

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر لال گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری فاضل مالک نے شایع کیا